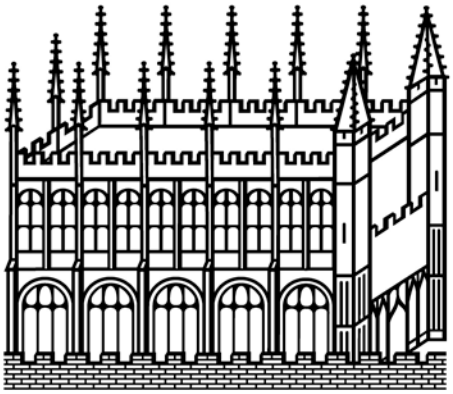


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



16.C.46

16C46

وفضائل درود - مولفہ مولوی محمد کانی -
سبیل الجنان - ترجمہ تکمیل الایمان مصنفہ
میر علی تخلص امیر -
تذکرۃ الجمعہ - فضیلت جمعہ مین مصنفہ نواب
مولوی قطب الدین خان -
فلاح دارین - آداب معاشرت شرعی مولفہ "
موضح الحق - مسائل حربیہ دین مولفہ "
تحفۃ الزوجین - میان بی بی کے باہمی
حقوق اور انکی معاشرت -
احکام العیدین - مولفہ "
تحریم النساء - رشتہ دارون کی کون عورتین
حلال ہین اور کون حرام یعنے جنکے ساتھ نکاح
درست نہین شرعاً مولفہ "
رسالہ کلید باب الحج - احکام حج کا بیان
مصنفہ منشی محمد سید انور علی -
فضائل الشہور و الصیام فی ایام و ایالی
و الایام مہینون اور ماہ صیام کی فضیلت مولفہ
مولوی محمد رمضان -
سراج السالکین - ترجمہ منہاج العابدین
جو مصنفہ حضرت امام غزالی ہے مترجمہ مولوی منیر
گلدستہ کرامات - در خرق عادات و کرامات
حضرت غوث الاعظم مصنفہ منعی غلام سرور لاہوری
رسالہ عجالہ ہادیہ - در امتناع بازی شطرنج

معروف بہ رسالہ شطرنج مولفہ مولوی عبد اللہ بلگرامی
گلزار جنت - بہاے جنت کا بیان مصنفہ نواب
قطب الدین خان -
ترغیب الفرقان - در فضائل قرآن مولفہ
منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی -
تاریخ مکہ معظمہ - احوال بناے کعبہ و فضائل
مولفہ حاجی محمد فخر الدین خان -
ضمان الفردوس - مولفہ مفتی عنایت احمد
صرح البحرین - فی فضائل الحرمین کعبہ اور
مدینہ کی بزرگیون کا بیان - مولفہ مفتی محمد عبد الغفار
عقد الجواہر - مسمی بہ مؤید الشعر اجواز و عدم
جواز شاعری کا بیان شرعی طور سے مولفہ
ابو عبد العزیز معروف بہ سید منظور احمد -
مجموعہ جوشن صغیر و کبیر - مترجم مع درود وظیفہ
و دعاے کمیل -
جوشن صغیر مترجم -
طریقہ حسنہ - مصنفہ حکیم رحمان علی خان
مدار المہام ریوان -
وصیت نامہ - مع رسالہ دانشمندی تصنیف
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی -
قصہ ماہ رمضان - مصنفہ عبد اللہ خان

INDIAN INSTITUTE

مجموعہ توشۂ عقبیٰ - درود وظائف اسمائے الٰہی مع خواص وناموں مبارک رسالت پناہی تالیف مولوی محمد عباس -

عین البکا - معروف بہ دہ مجلس مع رسالہ شط غزا مشہور بہ چہل مجلس تصنیف نواب سید عطاء اللہ -

مجموعۂ نود ونہ نام - شامل چند رسائل ذیل

۱ - دعاے مغنی - ۲ - قصیدۂ بردہ - ۳ - قصیدہ بانت سعاد - ۴ - قصیدۂ غوثیہ - ۵ - دعاے سریانی - ۶ - قصیدۂ ادریس قرنی -

انوار محمدی - بیان اختلاف فرق اسلامیہ تصنیف محمد امیر اکبر آبادی -

شرح چہل حدیث - تصنیف میر علی -

مجموعہ اوفات نامہ ۲ قصیدۂ نعتیہ ۳ قصۂ حضرت بلال ۴ قصۂ حضرت دائی حلیمہ ۵ نبوت نامہ معروف بہ حلیۂ شریف -

مولود شریف منظوم - از مرزا علی بہار -

مولد شریف شہید نثر - واضح خط از مولوی غلام امام شہید -

ایضاً - خرد " "

میلاد مصطفوی - بروایات امامیہ تصنیف مولوی وزیر حسن -

حدیقۂ میلاد - در فضائل ومولدات حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ -

نسب نامہ - رسول مقبول حال بعثت سے وفات تک -

تاریخ مدنیہ - ترجمہ جذب القلوب مترجمہ مولوی عبد الحق بریلوی -

نور نامہ وشمائل نامہ - نور محمدی اور شمائل کا بیان ہے -

خدا کی رحمت - حال پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم -

اسرار نبوت - وفضائل نبوت - ونعم البدل مولد شریف یہ تین کتاب مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین ہیں -

محامد خاتم النبیین - نخلیات محامد ہیں مولفہ مغنی امیر احمد امیر -

سرور القلوب - فی ذکر المحبوب - معجزات پیغمبر کا بیان مولفہ مولوی محمد تقی علی خان -

گلدستۂ محسن - در محامد پیغمبر شامل رسائل ذیل

۱ - مدیح خیر المسلمین - ۲ مخمس نعتیہ - ۳ - مثنوی صبح تجلی - ۴ - سراپاے رسول اکرم مولفہ مولوی محمد محسن -

خمسۂ محمدیہ - در فضائل پیغمبر تصنیف مولوی نجم الدین نجم -

مجموعہ نسیم جنت - قصیدۂ نعتیہ وخیابان فردوس

خامس آل عبا کا کربلا مین اور احوال مصائب وہان کے اور شہید ہونا حضرت حر رضہ کا
اور شہادت حضرت علی اکبرؑ و حضرت علی اصغر اور شہادت حضرت عباس اور واقعات
ہوش ربائے شہادت حضرت سید الشہدا نور دیدۂ مصطفےٰ سرور سینۂ مرتضےٰ
راحت جان زہراؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بیان ہی یہ وہ شہادت نامہ ہی
کہ جس مجلس مین پڑھا جاویگا سننے والون کو تاب نہ رہیگی کلیجہ منہ کو آویگا اس خوبی کے
ساتھ آج تک کوئی شہادت نامہ تالیف و تصنیف نہین ہوا حضرت مصنف
موصوف نے بمزید محبت مطبع ہذا و بافادۂ عام و خاص مردم مثنوی ہذا کو
واسطے چھپنے پیسے کے اس مطبع عالی مین بھیجا چنانچہ حسب منشا حضرت
مصنف ایکبار اسی مطبع نامی منشی نول کشور صاحب مقام لکھنؤ مین چھپی خواہش
خریداران سے ہاتھون ہاتھ بکی اب مزید طلبگاری شائقان سے بار دیگر مطبع
موصوف مین بماہ جولائی سنہ ۱۸۸۳ع مطابق ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ھ حلیۂ طبع سے آراستہ ہوئی

اکمل مداح مصطفےٰ امام الشعراء شیوا زبان جادو بیان رنگین مقال نازک
خیال در مداحی وحید و فرید حاجی حرمین جناب مولوی غلام امام صاحب
تخلص شہید ہین کہ جنکی حسن بیانی و طلاقت لسانی کا ایک عالم تہ دل سے
ثنا خوان ہی عموماً ہر کلام اس یکتاے روزگار کا مقبول عالم ہی از انجملہ
ایک میلاد شریف شہید ایسا مشہور و متداول ہی کہ جسکے ہزارہا نسخے بکرات کثیر
مطابع مین چھپے ہر دل عزیز ہو ہو کر ہاتھون ہاتھ بکے فی الحال حضرت مصنف
موصوف نے نہایت عمدگی کے ساتھ بروایات صحیحہ یہ مثنوی شہد ہے
کربلاے معلّٰی کے احوال مین نظم فرمائی بالخصوص شہادت سبطین جگر گوشۂ
رسول الثقلین کا ذکر جمیل ہی جسکا نام گلزار خلیل ہی سبحان اللہ کیا تمہید کا
رنگ ڈالا ہی کہ ابتدا مین بیان بناے کعبہ ہی پھر خواب دیکھنا حضرت ابراہیم
کا شب ترویہ مین اور ذبح کرنا حضرت اسماعیلؑ کا اور قربانی کرنا راہ خدا مین
فرزند جمیل کو اور آنا بہشتی دنبہ کا واسطے فدیہ کے عوض خونبہاے
حضرت اسماعیلؑ کے من بعد تمہید و توطیہ شہادت حضرت امام حسینؑ کا اور خبر دینا حضرت جبرئیل
علیہ السلام کا شہادت حضرت امام سے بحضور نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رخصت ہونا
امام مظلوم کا روضۂ منورۂ جد امجد صلوات اللہ علیہ سے پھر تشریف لانا
حضرت امامؑ کا مکۂ معظمہ مین اور کوفیون بدعہد کی طلب پھر روانہ فرمانا حضرت
مسلم کا اور بیقراری حضرت فاطمہ صغرا کی اور تعاقب تشریف لانا

قطعہ تاریخ از نتائج فکر سعید ازلی حافظ محمد ممتاز علی صاحب نبیسہ حضرت مصنف مدظلہ العالی

بنوشت چو این کتاب عالی	جدم کہ شہید بہست مشہور
ممتاز علی نوشت تاریخ	گلزار خلیل باد معمور
	۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع نکتہ زائے منشی اشرف علی صاحب الہ آبادی شاگرد حضرت مصنف مدظلہ العالی

یہی طرز زیبا ہی اشرف مجھے	کہ استاد میرا ہی حضرت شہید
جو اُسنے لکھی تازہ یہ مثنوی	ہوئی اُس سے طرز کہن کو نوی
سُنی غیب سے مین نے تاریخ یہ	زہے بانی خلعت معنوی
	۱۲۹۱ھ

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدائے دوجہان و نعت سید انس و جان کے مشتاقان جمال محمدی و محبان اہلبیت مصطفوی پر واضح و لائح ہو کہ تاثیر لطف سخن و اثر سحر بیانی ایک موہبت خداوندی ہی جسکا حصہ ہی اوسی کا حصہ ہی اللہ جل شانہ فرماتا ہی وان من البیان لسحرا سچ ہی بعض تقریر ایسی ہی پر تاثیر ہوتی ہی کہ جسکی خوبی بیان سامعین کے دل کو بیقرار کر دیتی ہی ہوش جاتے ہین بجوش گریہ سر چشمہ چشم سے ایک ندی بہتی ہی پس یہ تاثیر ایک جذب دلی و خلوص نیتی پر منحصر ہی کہ ایک فرد خاص مین پائی جاتی ہی وہ کون ہین یعنی مستجمع کمالات محقق بیدل استاد کامل عدیم المثیل عالم اجل فاضل

قطعۂ تاریخ تصنیف کتاب مستطاب از نتائج فکر رسای حافظ محمد معشوق علی مرحوم و مغفور فرزند حضرت مصنف که حین حیات خود فرموده بودند و بعد حصول جملہ لیاقتہای علوم در آغاز سال ہفتدہم از عمر رحلت فرمودند

دوستان تاریخ تصنیف کتاب — خواستند از جودت فکر جمیل
فی البدیہہ گفت معشوق علی — مسند آرا باد گلزار خلیل
۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ تصنیف از نتائج طبع رنگین احمد خان صاحب صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ شاگرد رشید حضرت مصنف مدظلہ العالی

استاد من حزین کہ نامش — چون مہر بخلق ہست مشہور
بنوشت چو این کتاب دلکش — وصفش بزمانہ گشت مذکور
صوفی بنوشت سال تاریخ — گلزار خلیل قبلۂ نور
۱۲۹۱ھ

ایضاً از نتائج افکار مقبول کونین حافظ محمد امیر حسین صاحب شارح کتاب و نبیرہ حضرت مصنف مدظلہ العالی

جد من یعنی شہید نامور — یادگار پیشوایان جمیل
خامۂ او کوہ را از جا کشید — ختم شد بر زور او جز بتقیل
کرد تصنیف این کتاب بے نظیر — تا بود یکتائیے او را دلیل
زد رقم تاریخ آن کلک امیر — مزرع عالم باد گلزار خلیل
۱۲۹۱ھ

نیم قطرہ کی جو قیمت مین مجھے — گر خدا ساری خدائی بخشے
مین تو زنہار نہ راضی ہونگا — اپنے خالق کی دُہائی دونگا
مگر امت کے گنہگارون کی — اپنے فرزند کے غمخوارون کی
مغفرت کی جو خبر سُن پاؤن — کیا عجب راضی اگر ہوجاؤن

جب پیمبرؐ سے یہ احوال سُنا — جیتے جی موت تھی اُسکی گویا
اُس ستمدیدہ نے جیسا دیکھا — اُم سلمہؓ نے بھی ویسا دیکھا
جب ہوے خواب سے دونون بیدار — غم سے روتے تھے بہت زار و نزار
خواب کا حال جو صغراؓ نے سُنا — جیتے جی مرگئی بیکس گویا

کہتی تھی ہاے مرے باجان — شہر ویران ہو خالی ہو مکان
اپنی صورت نہ دکھائی مجکو — تم مرے موت نہ آئی مجکو
جیسے عابدؑ پہ ہوے جور و ستم — نہین لکھ سکتا ہے خامہ بھی قلم
آگے کچھ لکھنے کی طاقت بھی نہین — دل بھی بیمار ہے فرصت بھی نہین
بس یہان کرتا ہون اب ختم کلام — بھیجو احمدؐ پہ درود اور سلام

آرزومندِ زیارت ہے شہید
گر بُلالین تو نہین اُنسے بعید

تمام شد

جامہ میلا ہی گریبان ہی چاک — رخ پر نور ہی آلودہ خاک
بال بکھرے ہوے گرد آلودہ — ہمہ تن درد سے ہین فرسودہ
حال یہ دیکھ کر ابن عباسؓ — متحیر ہوے اور جا کر پاس
عرض کرنے لگے اے شاہ امم — کسلیے آپ ہین یون غصہ و غم
تم پہ قربان ہون میرے ماں باپ — کسلیے آئے ہین جنگل مین آپ
گر یہ سمجھون کہ قیامت آئی — ساعت اذن شفاعت آئی
پھر کہان ہی وہ سواری کا براق — جسکے دیدار کا دل ہی مشتاق
ابر کا کیون نہین سایہ سر پر — دھوپ مین کیسے کھڑے ہین مضطر
حمد کا کیون نہین موجود لوا — سب کو مطلوب ہی سایہ جسکا
کیون نہین آئے ہین جبرئیل امین — طرقوا طرقوا کیون کہتے نہین
شہ نے فرمایا کہ ابن عباسؓ — کیا کہون تجھ سے نہ آ میرے پاس
آج اسطرح کا محشر ہی بپا — کہ فرشتون نے بھی دیکھا نہ سنا
تشنہ لب قتل ہوا آج حسینؑ — اسلیے روح مری ہی بیچین
پیاسے کے حلق پہ خنجر جو چلا — مین بھی تھا اسکے سرہانے پہ کھڑا
آہ زہراؑ ابھی مرے ساتھ اگر — غم سے روتی ہی پچھاڑین کھا کر
اب اسی شیشے مین خون شہدا — بھر کے لیجاؤنگا مین پیش خدا
خاک پر خون جو بہا ہی اسکا — خونبہا اسکا خدا ہی دیگا

ہی یہ فرمانِ خدائے غفار — کہ ملک آج سے ہفتاد ہزار
روز و شب کرتے رہین طوفِ مزار — بعد ماتم سے کرین یہ اظہار

ان فی الجنۃ نہرًا ابلین — علیؑ و لزہراؑ و حسینؑ و حسنؑ

فاطمہؑ کو ہی جو داغِ جگری — ہی بہت موجبِ آشفتہ سری
جب وہ اٹھتی ہی پئے نوحہ گری — تب سناتی ہین یہی حور و پری

ان فی الجنۃ نہرًا ابلین — علیؑ و لزہراؑ و حسینؑ و حسنؑ

خواب مین دیکھنا حضرت ابن عباس اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغموم اور گرد آلودہ عشرۂ محرم کے دن

یہ روایت ہی بہت عبرت خیز — یہ حکایت ہی قیامت انگیز
یعنی عاشورے کے دن وقتِ زوال — کہ وہی وقت تھا سامانِ ملال
ابنِ عباسؓ نے دیکھا یہ خواب — کہ پیمبرؐ ہین نہایت بیتاب
ابر کا سایہ نہین ہی سر پر — پھرتے ہین دھوپ ہی مین خستہ جگر
رخِ پرنور پہ افشان ہی غبار — غم سے روتے ہین بہت زار و نزار
اشک ہین نرگسِ رعنا سے رواں — درد ہی چہرۂ تابان سے عیان
رنگ ہی چہرۂ گلرنگ کا زرد — رخِ تابان سے نمایان ہی درد
ہاتھ مین شیشہ لیے ہین پرخون — سخت غمگین ہین نہایت محزون

یک قلم فرشِ زمین کو تیرہ — دیکھ کر چشمِ فلک تھی خیرہ
ابر سے تازہ برستا تھا لہو — خون سے لبریز تھے آوند و سبو
ہو گیا تر جو لہو سے کپڑا — لاکھ دھویا بھی نہ چھوٹا دھبّا
فرش پر شور رہوا ہائے حسینؑ — عرش سے آئی صدا وائے حسینؑ
مچھلیاں تشنہ رہیں دریا میں — جانور گرسنہ تھے صحرا میں
بجھ گیا فاطمہؑ زہراؑ کا چراغ — لٹ گیا مفت محمدؐ کا باغ
انبیا روئے پیمبرؐ کے ساتھ — اولیا عیدِ رصفدر کے ساتھ
ملک وحش تھے حسینؑ کے ہمراہ — لب پہ ہر ایک کے تھا نالہ و آہ
دیکھ کر فاطمہ زہراؑ کا غم — حور رین کرتی تھیں کھلے سر ماتم
سُنکے یہ نوحہ جبرئیلؑ امین — سر بسر کانپ اُٹھا عرشِ بریں

نوحۂ جبرئیلؑ

گفت جبرئیل کہ ای شاہِ امم — اندریں دارِ فنا اہلِ ستم
گر ترا آب ندادند چہ غم — بارہا گفتم و دیگر گویم

اِنَّ فی الجنۃِ نہرًا بلبن — لعلیٍّ و لزہراؑ و حسینؑ و حسنؑ

پوسے فردوس کے لاتے تھے ہم — پیار سے تجھ کو کھلاتے تھے ہم
تجھے جھولے میں جھلاتے تھے ہم — پڑھ کے یہ شعر سلاتے تھے ہم

ان فی الجنۃ نہرًا بلبن — لعلیٍّ و لزہراؑ و حسینؑ و حسنؑ

دانتون مین انگلی دباتے ہین رسول — غصے سے آنکھ دکھاتے ہین رسول
سنگدل تھا جو نہ آئی غیرت — بے حیا تھا جو نہ آئی عبرت
خیمے کے در پہ پکاری زینب — ای ستمگار یہ کیسا ہی غضب
بوسہ گاہ نبوی ہی وہ گلو — جس پہ خنجر یہ چلاتا ہی تو
سر نہ کاٹ اسکا مسافر ہی یہ — جد کے روضے کا مجاور ہی یہ
جانِ خاتونِ قیامت ہی یہ — دُرِّ مکنونِ امامت ہی یہ
تھا العین عربدہ جو بد مذہب — کب وہ سُنتا تھا فغانِ زینب
اُس ستمگر نے گلو کاٹ لیا — لبِ خنجر نے لہو چاٹ لیا
خشک تھا پیاس کی شدت سے گلا — یہ سبب تھا جو لہو بہ نہ چلا
خود پیمبر نے عقیقہ جسکا — عینِ اشفاقِ فراوان سے کیا
جسقدر بالون کے ہموزن نہ تھی اُس — تول کر کی فقرا کو تقسیم
آہ وہ بال ہین اب خون مین تر — آہ وہ سر ہی چڑھا نیزے پر
ہو گیا مہر فلک پر ناگاہ — صفت تابہ تفسیدہ سیاہ
راوی لکھتا ہی کہ سورج پہ گہن — غم سے دو روز رہا سایہ فگن
ایک جب ابن نبی ابراہیم — بلغ جنّت مین ہوے جا کے مقیم
دوسرے جب ہوے شبّیر شہید — طارم چرخ برین پر خورشید
ہو گیا غستہ اندوہ کسوف — روشنی ہو گئی اُسکی موقوف

آہ وہ باغ و بہارِ نبویؐ — آہ وہ شمع مزارِ نبویؐ
آہ وہ زینتِ دامانِ بتولؑ — آہ وہ شمع شبستانِ رسولؐ
آہ وہ سرو گلستانِ علیؑ — آہ وہ عیش دل و جانِ علیؑ
آہ وہ فاطمہؑ کا راحتِ روح — ہو گیا رن مین سراپا مجروح
سیکڑون[۱] زخم جو تن پر کھائے — خلگ و جن و بشر تھرائے
شمر مردود نے نیزہ مارا — گر پڑا خاک پہ حق کا پیارا
زیب زانوے پیمبرؐ تھا سر — بالِ جبریل تھا سایہ گستر
ناز پروردۂ پیغمبرؐ کا — جامۂ پاک لہو مین تر تھا
خون سے آتی تھی حیدرؑ کی بو — اور پسینے سے پیمبرؐ کی بو
دیکھ کر خستگیِ سرورِ دین — اپنے ہمراہیون سے شمرِ لعین
بڑھ کے یون کہنے لگا دیکھتے ہو — ہان ابھی وقت ہے کیا دیکھتے ہو
زخمون سے چور ہوا ہے شبیرؑ — سخت مجبور ہوا ہے شبیرؑ
اب نہین سلنے کی طاقت اسکو — یاس سے دیکھتا ہے جس تس کو
اب اُسے موت کا پہونچا ہے پیام — ایک ساعت مین کرو کام تمام
جسکو سینے پہ سُلاتے تھے نبیؐ — دیکھنا یار و ذرا بے ادبی
اُسکے سینے پہ چڑھا بے غیرت — شمر ملعون پہ خدا کی لعنت
آنکھ سے دیکھتا تھا وہ مردود — کہ سرھانے پہ نبیؐ ہین موجود

ذوالفقار اُسکے بدن کی ہو بہو — کاٹنے والی سپر کی ہو بہو

مشورہ کرنے لگے ہمدیگر — کہ انھین قتل کرین سب ملکر

اُنسے کوئی جو لڑیگا تنہا — رن سے ہرگز نہ پھیریگا پیا

ہر طرف سے اگر اُن پر ہو یورش — دفع ہو جاے جو باقی ہی خلش

بس جھکے چارون طرف سے کفار — مہربان تھا نہ پیادہ نہ سوار

گھر گیا فوجِ عدو مین وہ شاہ — ہالہ مین جیسا مقید ہو ماہ

شہ نے فرمایا کہ اے گمراہو — دل مین سوچو کہ یہ کرتے کیا ہو

کیا نہین دیکھتے تنہا ہون مین — تم تو لاکھون ہو اکیلا ہون مین

تین دن گذرے کہ پیاسا ہون مین — آخر احمدؐ کا نواسا ہون مین

خوف اُنکا جو نہین کرتے ہو — کیا خدا سے بھی نہین ڈرتے ہو

ایک اک آکے نہین لڑتے ہو — مثل اُولون کے گرے پڑتے ہو

یہ لڑائی کا کوئی ڈھنگ نہین — یہ کہین قاعدۂ جنگ نہین

جنگ کرتے ہو خلافِ دستور — یونہین لڑنا ہی تو ہم ہین مجبور

ظالم و فاسق و بدکار تھے سب — طوقِ لعنت مین گرفتار تھے سب

ایک سے ایک زیادہ تھا شریر — کون سُنتا تھا کلامِ شبیر

مینھ وہ برساتے تھے شمشیرون کا — نیزون کا برچھیون کا تیرون کا

آہ وہ جلوہ گہِ دوشِ نبی — آہ وہ رونقِ آغوشِ نبی

شہ نے فرمایا کہ تاخیر ہی کیا — اب سوا جنگ کے تدبیر ہی کیا
ابتدا ہم سے نہ ہوگی زنہار — پہلے تم کیون نہین کرتے ہو وار
کسی کافر نے چلائی شمشیر — خود ہی دوزخ مین گیا بے تاخیر
پھر تو شبّیرؑ تھے اور تیغ زنی — فوجِ گمراہ کی تھی صف شکنی
اُس تہوّر کا بیان کیا کیجے — امرِ ظاہر کو عیان کیا کیجے
جب عزیزون کی شہامت وہ تھی — جب رفیقون کی شجاعت وہ تھی
آپ تو مظہرِ کل تھے بیشک — آپ تو افرِ کل تھے بیشک
آپ کا مرتبہ سب سے تھا بلند — آپ کا زور تھا سب سے دہ چند
سامنے کوئی نہ آسکتا تھا — ایک مُنھ دوسرے کا تکتا تھا
کوئی آفت زدہ آیا بھی اگر — چل دیا بے سر و پا سوے سقر
تیغ تھی ہر طرف آتش افشان — شررستان ہوا سارا میدان
جسکے سر پر گری اک چنگاری — جلکے دوزخ مین گرا وہ ناری
جسکو نیزے کا دیا اک جھٹکا — خاک سے اُسکو اوٹھا کر پٹکا
کہتے تھے سب کہ لڑائی یہ ہی — یا عیان زورِ خدائی یہ ہی
یونہین شیرانِ خدا لڑتے ہین — یونہین ارباب صفا لڑتے ہین
یونہین مولا کے ولی لڑتے ہین — بس یہ سمجھو کہ علیؑ لڑتے ہین
فخرِ مردانِ عرب ہی شبّیرؑ — طُرفہ سفّاک ہی اُسکی شمشیر

الغرض رن مین جو آئے تنہا — میمنہ میسرہ خالی دیکھا
فوج سب اپنی پڑی تھی مقتول — اپنے کامون مین تھے اعدا مشغول
اُس طرف طرح صف آرائی تھی — اِس طرف حسرت و تنہائی تھی
اُس طرف ظلم و جفا کاری تھی — اِس طرف حلم تھا غمخواری تھی
جب اُدھر جنگ کا دیکھا ساماں — اِس رجز سے گہرافشان تھی زبان

غزل رجزیہ

نائبِ احمدِ مختار رہون مین — خلفِ حیدرِ کرّار رہون مین
باغِ کونین کا سیّار رہون مین — شرفِ جعفرِ طیّار رہون مین
لافتےٰ کا چمن آرائے شرف — ہل اتےٰ کا گلِ گلزار رہون مین
مجھے ہی نورِ الٰہی کا ظہور — ہمہ تن مظہرِ انوار رہون مین
جانتے بوجھتے ہو تم بھی تو — جیسا گنجینۂ اسرار رہون مین
چشمِ انصاف سے مجکو دیکھو — کیسا آئینۂ غفّار رہون مین
تمسے آزار طلب کرتا ہون — اپنے جینے سے جو بیزار رہون مین
گر یہان موت کا بازار ہی گرم — نقد جان دے کے خریدار رہون مین
شوق سے آکے کرو مجکو شہید — خود شہادت کا طلبگار رہون مین
بولے اعدا کہ نہین ہمین شک — یہ تو فرماؤ لڑوگے کب تک
گر خدا ہی کو ہی ایسا منظور — ہم بھی مجبور رہین تم بھی مجبور

بانوئے خستہ پکڑکر دامن — کہتی تھی رو کے کہاں شاہ زمن
چھوڑ کر مجھکو کہان جاتے ہو — مین بھی جاؤنگی جہان جاتے ہو
شہ نے فرمایا کہ ہی صبر کی جا — تو تمھین ہے خدا کو سونپا
اختیار اسمین ہمارا کیا ہی — حکم تقدیر سے چارا کیا ہی
عابد خستہ کو بیدار کیا — رمز معنی سے خبردار کیا
اپنے سینے سے لگایا اُسکو — گنج اسرار دکھایا اُسکو
کی وصیت کہ سُن اے والی دین — ہی یقین مجھکو کہ کفار لعین
طوق و زنجیر پنھائینگے تجھے — دشت غربت مین ستائینگے تجھے
ظلم سے لاکھ ستائین اعدا — رہیو ہر حال مین راضی برضا
حرف شکوہ نہ زبان پر لانا — دیکھ کر سوے فلک رہجانا
جبر کی اُنکو سزا دیگا خدا — صبر کی تجھکو جزا دیگا خدا
تا دم حشر رہیگی سجّاد — نسل سے تیری نبی کی اولاد
الغرض اُس شہ دین پرور نے — دل مین ٹھانا کہ چلین اب مرنے
سب غریبون کو تڑپتے چھوڑا — خیمے کے در پہ جو دیکھا گھوڑا
بولے یہ سخت مصیبت آئی — ہم ہین اور بیکسی و تنہائی
اب کہان فوج ہی لشکر ہی کہان — میرا پیارا علی اکبر ہی کہان
بھائی عباس دلاور ہی کہان — قاسم اب ابن برادر ہی کہان

تیرا طالب ہون مین مطلوب ہی تو — میرے محبوب کا محبوب ہی تو
کربلا مین تو خدا ہی سے بڑا رسولؐ — دیکھ لے کیسا ہی رحمت کا ہی ذول
ہی مجھے زہد و عبادت بھی قبول — ہی مجھے صبر و شہادت بھی قبول
دیکھنا تیری شہادت کی جزا — حق تعالیٰ بخشیگا تجھکو کیا کیا
سنکے ارشادِ جنابِ باری — جانے کی کرنے لگے تیاری
خیمے مین آئے جو رخصت کے لیے — یاس و حسرت کے کلام ایسے کیے
جسکا دلسوز بیان سُن سُنکر — موم کی مثل پگھلتا پتھر
بیکسون کی ہوئی حالت ابتر — زندگی ہوگئی مرنے سے بتر
غم واندوہ جدائی سے سب — نیم بسمل تھے خصوصاً زینبؑ
کہتی تھی ہائے کدھر جاؤن مین — موت آجائے تو مر جاؤن مین
میرے مان جائے نہ جارن کی طرف — رُخ نکر بہرِ خدارن کی طرف
اک طرف کہتی تھی کلثوم حزین — پہلے ہو جاؤن مین پیوند زمین
مجھے اس جینے سے مرنا ہی قبول — اپنے بھائی کو نہ دیکھون مقتول
اک طرف کہتی تھی رو کر سکینہؑ — باپ کا رنج نہ دکھلائے خدا
حد سے افزون تھا سکینہؑ کا غم — کہ نہین چھوڑتی تھی شہؑ کے قدم
کہتی تھی باؤن نہین چھوڑونگی — کچھ کرو مین تو نہ جانے دونگی
جسطرح چھوڑ گئے مجکو چچا — تم بھی چھوڑو گے مجھے کیا بابا

کہتے تھے سنتے تھے غم و رنج و تعب — جو نہین دیکھے تھے دیکھے سب
بچون کی پیاس کی شدت دیکھی — بے گناہون کی مصیبت دیکھی
بھائی عباس کا مرنا دیکھا — جی سے قاسم کا گذرنا دیکھا
داغ اکبر سے جگر کا دیکھا — علی اصغر کا تڑپنا دیکھا
آگے کیا اسکے سوا دیکھینگے — اب سوا موت کے کیا دیکھینگے
اب نہین باقی ہے جینے کی ہوس — ہی ہوس خاتمہ بالخیر ہو بس
سرخرو جاؤن خدا کے آگے — سرور ہر دو سرا کے آگے

حضرت سید الشہدا نور دیدۂ مصطفےٰ سرور سینۂ مرتضیٰ راحت جانِ زہرا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عین شہادت کا ذکر

عازم ملک بقا بعد نماز — سجدے مین جاکے بصد عجز و نیاز
عرض کرتے تھے کہ خالق میرے — خالی ہاتھ آتا ہون در پر تیرے
کوئی تحفہ ترے قابل نہ ملا — مجھ شہید ست کو اس سر کے سوا
نہ ہوا حق عبادت جو ادا — سر تری راہ مین کرتا ہون فدا
آخری سجدہ بجا لاتا ہون — پیشکش صبر و رضا لاتا ہون
تیری رحمت کا طلبگار ہون مین — دے مجھے جسکا سزاوار ہون مین
کیا کہون تجھسے کہ کیا کرا حسان — ہون محمد کا نواسا تو جان
آئی آواز کہ خرسند ہون مین — تجھسے خوشنود و رضامند ہون مین

کہتی تھی آنکھ تو کھولو بیٹا — مجھ سے کچھ منھ سے تو بولو بیٹا
تیرا ننھا سا کلیجہ اصغرؑ — پیاس مین تیر کا صدمہ اُس پر
نہ چبھا تھا کفِ پا مین کبھی خار — یا ہوا تیر ترے حلق سے پار
چھد گیا تیرِ ستم سے جو گلا — رو دیا آہ بھی تو کر نہ سکا
بے زبان بات نکر سکتا تھا — پاس مین باپ کا مُنھ تکتا تھا
ہائے کیا ہو گیا بچہ میرا — کیون جدا ہو گیا بچہ میرا
کیا ہوا گود کا پالا میرا — کیا ہوا گیسوون والا میرا
پھر ارادہ جو ہوا ماتم کا — اُٹھ کے یہ نوحۂ جانسوز پڑھا

نوحہ

علی اصغر مرے پیارے ہی ہی — مان گئی صدقے تمھارے ہی ہی
قطرۂ آب نہ پایا تمنے — پیاسے جنت کو سدھارے ہی ہی
لڑنے بھڑنے کے بھی قابل تو نہ تھے — بے گنہ تم گئے مارے ہی ہی
بے ترے آگ مین جلتے ہین ہم — اُٹھتے ہین دل سے شرارے ہی ہی
علی اصغر مجھے اماں کہکر — بے ترے کون پکارے ہی ہی
مُکھ ترا یاد آتا ہی — گلے لگ لگ کے ہمارے ہی ہی
تا دمِ مرگ نہ بھولینگے ہم — پیارے پیارے وہ اشارے ہی ہی
الغرض بعدِ وفاتِ اصغرؑ — غم ہوا شاہ کو حد سے بڑھکر

ہچکیان لیتا ہی منکا ہی ڈھلا — علی اکبرؑ تو گئے یہ بھی چلا
لیکر اُس بچے کو گودی مین امام — جا کر اعدا سے لگے کرنے کلام
دشمنو سبط پیمبرؐ ہون مین — پیاس مین مالکِ کوثر ہون مین
کیا محمدؐ کو نہین جانتے ہو — کیا مجھے تم نہین پہچانتے ہو
پانی پیاسے کو پلاتے ہین سب — بولو کیسا ہی تمھارا مذہب
ظالمو قہر خدا سے تو ڈرو — گر نہین ڈرتے تو یہ فرض کرو
ہی گنہگار تمھارا شبیرؑ — ہارے یہ بچہ تو ہی بے تقصیر
پانی دو اِسکو کہ معصوم ہی یہ — پیاس سے مضطر و مغموم ہی یہ
ایک ہی جام ہی درکار مجھے — اِس سے کمتر بھی ہی بسیار مجھے
سنکے شاہِ شہدا کی تقریر — ایک ظالم جو لگا میٹھا تیر
ہدفِ تیر ہوا وہ معصوم — چھد گیا مثل گہر کے حلقوم
بھوک مین زخم نمایان کھایا — پیاس مین قطرۂ پیکان پایا
لاش اُسکی جو اُٹھا لائے امام — پڑ گیا خیمے کے اندر کہرام
ماں اگر بچے کو دیکھے مردہ — جینے سے کیون نہو دل افسردہ
دیکھکر خون مین اُسکو ڈوبا — ماں کا دل کب متحمل ہوگا
لاشِ اصغرؑ پہ جو کی اُسنے نظر — بانوئے خستہ گری غش کھا کر
پھر جو ہوش آیا تو وہ خستہ جگر — اُسکے لاشے کی بلائین لیکر

تم گئے میری خبر لیگا کون
میوے لالا کے مجھے دیگا کون

ایسا غمخوار مرا کون ہی اب
ناز بردار مرا کون ہی اب

چلتے دم کچھ مجھے سمجھا نہ گئے
اپنی صورت بھی تو دکھلا نہ گئے

راہی خلد ہوے جب عباسؑ
نہ رہا کوئی شہ دین کے پاس

بھانجے اور بھتیجے بھائی
دے گئے دل کو غم تنہائی

صدمہ صدمے پہ جو حضرت کو ہوا
گھٹ گئی قوت تن ضعف بڑھا

شل سے کچھ ہو گئے دست و بازو
جگر و دل ہوے پہلو مین لہو

لیکن اللہ رے دل و گردۂ شاہ
وہ کیا صبر کہ سبحان اللہ

آشنا لب نہ ہوے شکوے سے
للہ الشکر ہی فرماتے رہے

یہ زبان پر تھا کہ میرے مولا
وہی اولیٰ ہی جو ہی تیری رضا

حضرت علی اصغرؑ فرزند صغیر حضرت امام علیہ السلام کی شہادت کا بیان

تھے اسی حال مین شاہ ابرار
گوش اقدس مین جو ناگہ اکبار

خیمے سے رونے کی آئی آواز
مضطرب ہو گئے سلطان حجاز

جا کے پوچھا جو سبب رونے کا
شہر بانو نے یہ رو رو کے کہا

آج اصغرؑ کا بہت تنگ ہی حال
تشنگی سے ہوا جاتا ہی نڈھال

منھ مین پیاسے کے زبان سوکھ گئی
صورت برگ خزان سوکھ گئی

شک سب ہو گئی رشک غزال
جسمین پانی کا ٹھہرنا تھا محال

بولا اب لطف نہین جینے کا
کوئی چارہ نہین مرنے کے سوا

ہاتھ باقی نہ تھے لیکر تلوار
کسطرح روکتا اعدا کا وار

گر پڑا زین سے رن مین ناکام
جب یہ دیکھا کہ ہوا کام تمام

دی صدا شاہ کو بھائی صاحب
آگیا وقتِ جدائی صاحب

یا اخی لائیے تشریف ادھر
دیکھلون آپ کو مین ایک نظر

دوڑ کر پہونچے شہ جن و بشر
اپنے زانو پہ لیا اُسکا سر

رو کے فرمایا مجھے چھوڑ چلے
تم چلے میری کمر توڑ چلے

آؤ خیمے مین مرے ساتھ چلو
تم سکینہ کو ذرا دیکھ تو لو

بولا خیمے مین نہ مین جاؤنگا
منھ سکینہ کو نہ دکھلاؤنگا

دم نکلتے ہی کہا بسم اللہ
شہ نے فرمایا کہ اِنّا لِلّٰہ

تم جو تھے شیرِ خدا کے بھائی
تمھین دریا کی ترائی بھائی

یا الٰہی یہ مصیبت ہی بڑی
جانِ انسان کو یہ آفت ہی بڑی

کسی کو ہو غمِ تنہائی
رنج بھائی کا نہ دیکھے بھائی

اب سکینہ کا لکھون کیا احوال
جسقدر اُسکو ہوا رنج و ملال

تھی ہائے چچا جان افسوس
نہ ہوئی تم پہ مین قربان افسوس

نے کب مانگا تھا تمسے پانی
تمنے کیون موت ہی دل مین ٹھانی

رخِ شبّیر کا عاشق ہوں شہید — بلبلِ زار و گلِ تر کی قسم
الغرض اُسکو امامِ دوسرا — روکتے ہی رہے پر وہ نہ رُکا
فوجِ گمراہ مین جب جا پہونچا — غل ہوا شیرِ خدا آ پہونچا
شہ کے لشکر کا علمدار آیا — خلفِ حیدرِ کرّار آیا
پہلے نیزے کا دکھایا کرتب — پھر جو کاوے پہ لگایا مرکب
آتشِ تیز کا پرکالہ ہوا — روکشِ شعلۂ جوّالہ ہوا
جسطرف خشم سے کرتا تھا نگاہ — آنکھ جھپکاتی تھی قومِ گمراہ
سامنے کوئی نہ آسکتا تھا — دو جہت سے کھڑا تکتا تھا
خاکِ مقتل پہ طپان تھے کُشتے — لگ گئے کُشتون کے ہر سو پشتے
فوجِ گمراہ ہوئی زیر و زبر — کائی سا پھٹ گیا سارا لشکر
وہ صفِ جنگ سے بیخوف و خطر — ساحلِ نہر پہ پہونچا جاکر
پاسبانون کو تہِ تیغ کیا — گرچہ لب تشنہ تھا پانی نہ پیا
بے خطر پانی سے مشکیزہ بھرا — شوق سے دوشِ مبارک پہ دھرا
غل ہوا جانے نہ پائے عباسؑ — پانی پہونچانے نہ پائے عباسؑ
ہوگیا شانے سے اک ہاتھ جدا — دوسرے دوش پہ مشکیزہ لیا
دوسرا ہاتھ بھی جب قطع ہوا — دانتون سے تھام کے مشکیزہ چلا
تیرون کا چار طرف تھا باران — کسی جانب نہین ملتی تھی امان

سنکے یہ طرزِ کلامِ عباسؑ — اُڑ گئے سیّدِ والا کے حواس
بولے فرماتے ہو یہ کیا بھائی — کیا مجھے چھوڑو گے تنہا بھائی
میرے مونس مرے غمخوار ہو تم — میرے لشکر کے علمدار ہو تم
دیکھو للہ مری تنہائی — کیا رہا جب نہ رہے تم بھائی
باقیماندون کی خبر لیگا کون — مجھے بیکس کو کفن دیگا کون
بولے عباسؑ کہ ای سرورِ دین — اب غلام آپ کا رہنے کا نہین
کیا غضب ہی علی اکبرؑ مرجاے — بندہ بیمار ہے زندہ ای وای
دیر تک ہوتی رہی ردوبدل — شاہدِ حال ہی مضمونِ غزل

غزل

مین چلا ساقیِ کوثر کی قسم — اب نہ ٹھہرونگا پیمبر کی قسم
انھین قدمون پہ کرونگا مین نثار — اپنا سر آپ ہی کے سر کی قسم
دل مرا آج پریشان ہی بہت — آپکی زلفِ معنبر کی قسم
نہین پروا ے کفن ہی مجکو — چادرِ بنتِ پیمبرؐ کی قسم
دیجیے رن کی اجازت مجکو — لاشۂ قاسمؑ و اکبرؑ کی قسم
جوش کھاتا ہی مرا خونِ جگر — خُلد کے لالۂ احمدؐ کی قسم
حیدریؑ حملہ کرونگا جاکر — اپنی شمشیر کے جوہر کی قسم
میرا گھوڑا نہ پھرے یکّہ زن سے — دُلدلِ حیدرِ صفدرؑ کی قسم

شادی کا کھانا خود اگر تقسیم — کیون نہین کرتے بھتیجا ہی یتیم
بولی زینبؑ کہ ذرا ہوش مین آ — ایسی باتون سے مرا دل نہ دکھا
مجلسِ غم ہی یہ شادی کیسی — شورِ ماتم ہی یہ شادی کیسی
نہ بنا ہی نہ بنی ہی بی بی — گریہ و سینہ زنی ہی بی بی
کبھی کہتی تھی کہان ہی قاسمؑ — لیچلو مجکو جہان ہی قاسمؑ
اُسکے چہرے کی بلائین لے لون — اُسکی پوشاک تو اُسکو دے دون
بیبیان پیٹ کے سر بیٹھی تھین — تھام کر اپنا جگر بیٹھی تھین
ابھی اِس غم سے نہ پائی تھی نجات — ناگہان حکمِ قضا سے ہیہات
اور بھی سانحہ اک پیش آیا — کیا نمک زخمِ جگر پر چھڑکا

حضرت عباسؑ ابن حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی شہادت کا بیان

غل ہوا بیبیو بیٹھی کیا ہو — کیا عجب حشر اگر برپا ہو
لشکرِ شاہ مین خواری آئی — اب تو عباسؑ کی باری آئی
شاہِ دین خیمہ مین بیٹھے تھے اداس — ناگہان سامنے آئے عباسؑ
حسبِ دستور قدمبوس ہوے — خستۂ حسرت و افسوس ہوے
عرض کرنے لگے مین جاتا ہون — پانی بچّون کے لیے لاتا ہون
یا بجھائیگا سکینہؑ کی پیاس — یا تو زندہ نہ پھریگا عباسؑ

پھر کے صورت نہ دکھائی مجکو — تم مرے موت نہ آئی مجکو
مین نے جی بھر کے نہ سہرہ دیکھا — تر لہو سے ترا چہرہ دیکھا
تیری شادی نہ رچانے پائی — جوڑا سوہا نہ پہنانے پائی
علی اکبرؑ کا دیا تمنے ساتھ — لیگئی پھول قضا ہاتھون ہاتھ
دونون کے غم سے جو گذری مجھپر — دیتی ہی یہ غزلِ تازہ خبر

غزل

میرے تم جان و جگر تھے دونون — دونون آنکھون کی بصر تھے دونون
جلد دنیا سے سِدھارے افسوس — ایسے سرگرمِ سفر تھے دونون
مِٹگیا نام و نشان دونون کا — وارثِ عمؑ و پدر تھے دونون
کون اب روکیگا اعدا کے وار — تم تو سرور کی سپر تھے دونون
مین کہان ڈھونڈھنے جاتی تمکو — تم خدا جانے کدھر تھے دونون
قاسمؑ اکبرؑ مظلوم شہید — غیرتِ شمس و قمر تھے دونون
پھر لگی کہنے کہ بیہوش تھی مین — کچھ مین کہتی تھی کہ خاموش تھی مین
میرے قاسمؑ کی ہی شادی لوگو — ہر طرف کردو منادی لوگو
میرے نوشہ کو بلاؤ کوئی — لاکے مسند پہ بٹھاؤ کوئی
بیبیو دولھا بناؤ اُسکو — جوڑا شاہانہ پہناؤ اُسکو
ہی کوئی اُسکے چچا کو پیغام — میری جانب سے یہ دے بعد سلام

گرچہ اکبرؑ سے بھی چھوٹا تھا وہ
پر بڑا معرکہ آرا تھا وہ

صرف اک نیمچہ تھا زیبِ کمر
نہ زرہ تن پہ نہ کاندھے پہ سپر

رن مین جب دم وہ سمن پر پہونچا
غل ہوا ثانیِ اکبرؑ پہونچا

فرق سے تا بقدم وہ تلوار
ایک ہی وار مین ہو جاتی پار

برق تھی خرمنِ اعدا کے لیے
نقدِ جان سیکڑون جھنجھلا کے لیے

کُشتے پر کُشتہ طپان تھا ہر سُو
ہر طرف خاک پہ بہتا تھا لہو

یہ اکیلا تھا وہ لاکھون گمراہ
گھر گیا فوج مین وہ غیرتِ ماہ

ہاتھ پڑنے جو لگا جس تس کا
روکتا وار وہ پھر کس کس کا

ہو گیا جب وہ سراپا مجروح
دم اُکھڑنے لگا گھبرائی روح

شاہ کو دی دمِ آخر آواز
کر گئی روح بدن سے پرواز

زندہ اُسکو جو نہ پایا شہ نے
اُسکے لاشے کو اُٹھایا شہ نے

روتے جاتے تھے شہنشاہِ اُمم
انکی گردن سے تھے ہاتھ اُنکے بہم

خاک پر پاؤن سے لٹکتے آئے
خون کے قطرے ٹپکتے آئے

خیمے مین لاش جو آئی اُسکی
مان لگی دینے دُہائی اُسکی

ہوش باقی نہ رہا مان کا کچھ
کیا کہون اُسنے کہا کیا کچھ

کہتی تھی مجھپہ فلک ٹوٹ پڑا
بچہ مجھ بیوہ کا اِکلوتا تھا

میرے جانی مرے پیارے قاسمؑ
نہ ہوے تم بھی ہمارے قاسمؑ

ہمکو وان یاد کیا کرتے ہین — ہم یہان اُنکے لیے مرتے ہین
خلد مین حال ہی اُنکا خوشتر — اُنکی جانب سے کچھ اندیشہ نکر
بولے قاسمؑ کہ بھلا مین مغموم — ایسی نعمت سے رہون کیون محروم
میرے غمخوار تھے بھائی اکبرؑ — دیگئے داغِ جدائی اکبرؑ
وہ گئے ہم بھی نہین رہنے کے — داغ بھائی کا نہین سہنے کے
آرزو ہی کہ بھتیجے کی جان — آج ہو جائے چچا پر قربان
باپ پر پہلے جو بیٹا ہو نثار — بعد بیٹے کے بھتیجا ہو نثار
رنج کرنے سے نہ کرنا بہتر — بے مزہ جینے سے مرنا بہتر
باپ کی مجکو وصیت ہی یاد — میرے حق مین ہی یہ اُنکا ارشاد
کہ مرے بعد کسی روز اگر — کچھ مصیبت ہو مرے بھائی پر
تو کسی سے نہ اجازت لینا — جان تک اپنی فدا کر دینا
باپ نے جیسی وصیت کی ہی — مان نے بھی ویسی اجازت دی ہی
بس اب آداب بجا لاتا ہون — اسی دم رن کی طرف جاتا ہون
شہ نے ہر چند اُسے سمجھایا — اور باتون مین بہت اُلجھایا
دل مین مرنا ہی جو ٹھانا اُسنے — زندگی موت کو جانا اُسنے
چوم کر سرورِ عالی کے قدم — عرض کرنے لگا جاتے ہین ہم
غلغلہ فوج مین ڈالینگے آج — حوصلہ دل کا نکالینگے آج

رفتی از دیدہ و کہ رم کردی

حضرت قاسم ابن امام حسن علیہما السلام کی شہادت کا بیان

بجھ گیا جب شہِ والا کا چراغ
پھر قوی قاسم نے دیا داغ پہ داغ

شرم سے سر کو جھکائے قاسم
پاس شبیر کے آئے قاسم

غم فرزند سے سرور کو اداس
دیکھ کر بڑھ گیا قاسم کو ہراس

بات کچھ کہنے کا یارا نہ ہوا
جز خموشی کوئی چارا نہ ہوا

لب پہ آتا نہ تھا حرفِ مطلب
کہہ نہ سکتے تھے کہ مانع تھا ادب

شاہ خاموش تھے وہ بھی خاموش
تھا شہادت کا مگر دل میں جوش

شاہِ دیں دیکھ کے اُسکو چپکا
بولے خاموش ہو کیوں حال ہے کیا

شاہ کی مرضی جو پائی اُسنے
خوب تمہید اُٹھائی اُسنے

یوں لگا کہنے کہ اے قبلۂ دین
حالِ اکبرؑ سے مجھے معلوم نہیں

جانتا ہوں کہ یہاں کیا گذرے
نہیں معلوم وہاں کیا گذرے

شہ نے فرمایا کہ وہ نورالعین
باغِ فردوس میں کرتا ہے چین

کبھی رہتا ہے وہ حیدرؑ کے پاس
کبھی زہراؑ و پیمبرؐ کے پاس

حور و غلمان و ملائک باہم
اُسکی خدمت میں ہیں حاضر ہر دم

میوۂ خلدِ برین تازہ و تر
نعمتِ جنت و آبِ کوثر

بے طلب اُنکے لیے ہیں موجود
کرتے ہیں شکر خدائے معبود

اے پسر زندہ بگورم کردی
رفتی از دیدہ و کورم کردی

بے تو خون شد جگرم واویلا
بے تو سنگ ست وسرم واویلا
بے رخِ تو سحرم واویلا
تیرہ شد در نظرم واویلا

اے پسر زندہ بگورم کردی
رفتی از دیدہ و کورم کردی

اکبر اے نام ونشانِ بابا
راحتِ روح وروانِ بابا
بردہ تاب وتوانِ بابا
اے قرارِ دل وجانِ بابا

اے پسر زندہ بگورم کردی
رفتی از دیدہ و کورم کردی

دل بدرد آمدہ درمان چہ کنم
بخیۂ چاکِ گریبان چہ کنم
بشکیبد دلِ سوزان چہ کنم
از غمت گر نہ دہم جان چہ کنم

اے پسر زندہ بگورم کردی
رفتی از دیدہ و کورم کردی

پدر و مادر از اندوہ پسر
ہر دو کردند بپا صد محشر
یک طرف نعرہ زن آمد مادر
یک طرف گرم فغان گشت پدر

اے پسر زندہ بگورم کردی

بانو کہتی تھی دوہائی صاحب — لٹ گئی میری کمائی صاحب
پٹنے سر لگے اعیانِ عرب — دوش پر قاسمؑ و عباسؑ کے جب
لاشِ اکبرؑ کی لٹکتی آئی — بانو ڈیوڑھی پہ سسکتی آئی
رو کے بیساختہ یوں چلائی — میرے اکبرؑ کی سواری آئی
گرد اس لاشہ کے پھرتی تھی وہ — کبھی اٹھتی کبھی گرتی تھی وہ
کبھی بالوں کی بلائیں لینا — ہاتھ سینے پہ کبھی رکھ دینا
کبھی کہتی تھی کہ پیارے بیٹا — کوئی ہوتا جو تمہارے بیٹا
تم بھی سہتے یہی پیارے دل پر — جو گذرتی ہی ہمارے دل پر
میری اٹھارہ برس کی محنت — وہ مری آٹھ پہر کی خدمت
خاک میں تم نے ملا دی اکبرؑ — مفت جنگل میں لٹا دی اکبرؑ
جان کے ساتھ ہی اپنے یہ غم — تا دمِ حشر نہ بھولینگے ہم
نکلیگی قبر سے بھی بعدِ فنا — علی اکبرؑ علی اکبرؑ کی صدا
غمِ فرزند سے حالِ شبیرؑ — نہیں کر سکتا ہی کوئی تحریر
خامہ سرگرمِ فغاں ہوتا ہی — اس مسدّس سے عیاں ہوتا ہی

مسدس از مصنفِ کتاب

پدر از بارِ غمش مے لرزید — بر خود از تابِ الم مے پیچید
اشک از دیدۂ تر مے بارید — بر سرِ نقشِ پدر مینالید

تیغ بجلی سی چمک جاتی تھی | فوج کی آنکھ جھپک جاتی تھی
اُٹھگئے پانوں ستمگارون کے | ہوش جاتے رہے ہُشیارون کے
چھکے چھوٹے جو ہوے اُس سے دوچار | گر گئے ہاتھون سے اُنکے ہتھیار
صفِ اعدا کو کیا زیر و زبر | تہ و بالا ہوا سارا لشکر
اب لڑائی کا تو قصہ ہی طویل | ہی شہادت کی قضا کو تعجیل
ناگہان پیشِ نظر پیکِ اجل | آکے کہنے لگا چل جلدی چل
منتظر خلد مین ہین حور العین | اب ذرا رخصت تاخیر نہین
تھام لے ہاتھ کو لبریز ہی جام | روک لے گھوڑے کو تُو کی ہی تمام
بس وہین نوکِ سنانِ خونریز | زہر آلودہ قیامت انگیز
کر گئی سینۂ اکبرؑ سے گذر | گر پڑا خاک پہ شہ کا دلبر
دی صدا باپ کو بابا آؤ | اپنے اکبرؑ کی خبر لیجاؤ
ہی روایت کہ صدائے اکبرؑ | سُنکے خون ہوگیا زینبؑ کا جگر
ننگے سر[۱] خیمے سے نکلی بیتاب | چشم پرنم سے رواں تھا خونناب
لاشِ اکبرؑ پہ گری وہ ناشاد | یون لگی کرنے فغان و فریاد
میرے دلبر مرے جانی اکبرؑ | میرے بھائی کی نشانی اکبرؑ
پھوپھی صدقے ہو تمہارے پیارے | چھوڑ کر مجکو سدھارے پیارے
شاہِ دین دیکھ کے حالِ خواہر | خیمے مین لائے اُسے سمجھا کر

[۱] اردو داستان ۱۲ غیرہ شارح حافظ محمد امیر حسین نبیرہ حضرت مصنف مدظلہ العالی ۱۲

الغرض وہ شہِ خوبانِ عرب — فوج کفّار مین آ پہونچا جب
دیکھ کر اُس مہ تابان کا جمال — سبکے سب محوِ تحیّر تھے کمال
بولے ہمنے کبھی اِس صورت کا — آدمی کوئی نہ دیکھا نہ سنا
ایسے مہ پارہ کا سر کٹوانا — ہائے ماں باپ نے کیونکر مانا
کسی بدبخت نے یون کی تقریر — کای گلِ تازہ بہارِ شبیر
تجھے رنجیدہ ہی کیا تیرا باپ — کیون تجھے بھیجا نہ آیا کیون آپ
چھوڑ دے اُسکو نہ ہو اُسکا شریک — آ اِدھر بیٹھ ہمارے نزدیک
تجھسے لڑنے کے نہین ہم زنہار — جنگ پر تو بھی نہ کر اب اصرار
یا کبھی چھوڑ دے ہو کر سیدھا — یا اِنھین پاؤن سے اُلٹا پھر جا
بولا مین تنگ ہوا ہستی سے — خود چلا آیا زبردستی سے
مجھے بیہودہ اُلجھتے ہو کیا — بُزدلہ مجھکو سمجھتے ہو کیا
گر جہان سارا سراسر پھر جاے — نہین ممکن ہی کہ اکبر پھر جاے
ہان کوئی سامنے آکر دیکھے — میری شمشیر کے جوہر دیکھے
ہان خبردار ہو آتے ہین ہم — حیدری شان دکھاتے ہین ہم
گھوڑے کی باگ اُٹھائی اُسنے — خون کی ندّی بہائی اُسنے
ٹکڑے کرنے کو غضب تھی تلوار — ایک کے سو کیے تو سو کے ہزار
اسقدر دان تھا سرون کا انبار — کہ ہوا کو نہ تھی گنجائش بار

اب یہان کلکِ شہیدِ دلگیر | اک غزل تازہ کریگا تحریر

غزل

خیمے سے جب علی اکبرؑ نکلا | مجھے سب مہرِ منور نکلا

جسطرف وہ مہ انور نکلا | مہر مُنھ اپنا چھپا کر نکلا

ہر طرف غُل تھا کہ لڑنے کے لیے | آج ہمشکلِ پیمبرؐ نکلا

حُسنِ صورت مین مدینے کا چاند | یوسفِ مصر کا ہمسر نکلا

تشنہ لب چشمۂ ظلمات سے خضر | اُسکے دیدار کو باہر نکلا

تا ہو وہ ماہِ عرب عکس افگن | آئنہ لیکے سکندر نکلا

پڑ گیا خیمے کے اندر کُہرام | وہ قمر چہرہ جو باہر نکلا

بانو کہتی تھی کہ رخصت کا حرف | اِس زبان سے مری کیونکر نکلا

بیبیو اپنے کلیجے کو مین | موم سمجھی تھی سو پتھر نکلا

باپ بیٹے کا قضا نے احوال | لکھ جو رکھا تھا وہ دفتر نکلا

فال دیکھی گئی دونون کے لیے | حکم تقدیر برابر نکلا

بیٹے کے سینے کو برچھی کا پھل | باپ کے حلق کو خنجر نکلا

حشر برپا ہوا جب جنّت سے | ننگے سر شافعِ محشر نکلا

ماہ کے دل کو ہوا داغِ الم | مہر گردون پہ کُھلے سر نکلا

آسمان واسطے ماتم کے شہید | نیلگون اوڑھ کے چادر نکلا

تو نہ جا تجھپہ بھو بھی صدقے ہو | باز آ تجھپہ بھو بھی صدقے ہو
بولے ہم جائینگے ہم جائینگے | کوئی بھی روکے نہ باز آئینگے
بانو کہنے لگی جاؤ کوئی | باپ کو اسکے بلاؤ کوئی
کہدو تشریف ادھر لے آئین | اپنے بیٹے کو وہی سمجھائین
بانو کے رونے کی سنکر آواز | خیمے مین آئے شہنشاہِ حجاز
تھام کر اکبر مظلوم کا ہاتھ | بولے چل ہم بھی چلین تیرے ساتھ
کیون عبث مان کو ستاتا ہی تو | کیون مرے دل کو کڑھاتا ہی تو
وان تو رخصت کا تھا اس مہ کو دھیان | کشمکش مین پڑی یان اسکی جان
مان تو کہتی تھی کہ سرور سے پوچھ | باپ کہتا تھا کہ مادر سے پوچھ
آخر اس غمزدہ نے سر اپنا | مان کے قدمون پہ جھکا کر یہ کہا
جیگا یہ تمھارا اکبر | اب قیامت مین ملیگا اکبر
اٹھ گیا میرا قدم جانے دو | تمھین زہرا کی قسم جانے دو
جب دلائی اسے زہرا کی قسم | بولی وہ خستہ اندوہ و الم
جان اب باپ پہ وار دو بیٹا | جاؤ رخصت ہو سدھارو بیٹا
دیکھتے رہگئے اسکو سرور | بولے دل تھام کے ہی ہی اکبر
کتنے بے درد ہو اللہ اللہ | کیا جوان مرد ہو اللہ اللہ
نہ سہارے یتیمی کا داغ | جاؤ آباد کرو خلد کا باغ

کیسلیے تیغ ہی یہ زیب کمر
کیسلیے دوش پہ باندھی ہی سپر

یہ تو فرماؤ ارادہ کیا ہی
کیسے بیچین ہو جی کیسا ہی

علی اکبرؑ نے کہا اماجان
اب شہادت کا ہی مجکو ارمان

آج مین تمسے جدا ہوتا ہون
باپ پر اپنے فدا ہوتا ہون

بولی یہ خوب سنایا تمنے
بے سبب مجکو کڑھایا تمنے

یہ کہو مجکو جلانے آئے
دل کو یون آگ لگانے آئے

تو کسی درد کا پابند نہین
تجھسا کوئی ترے فرزند نہین

کوئی فرزند جو ہوتا تیرے
جانتا درد جگر کو میرے

مین تجھے گھر سے نہ جانے دونگی
قدم آگے نہ بڑھانے دونگی

مجکو زور اپنا دکھاؤ تو سہی
کسطرح جاؤگے جاؤ تو سہی

بولا مین اب تو ٹھہرنے کا نہین
دیر اک لحظہ بھی کرنے کا نہین

جب نہ دیکھا کوئی چارا اُسنے
تب تو زینبؑ کو پکارا اُسنے

کہ خدا کے لیے آؤ بی بی
دل کی آتش کو بجھاؤ بی بی

دل جلاتا ہی ہمارا اکبرؑ
رن کو جاتا ہی تمھارا اکبرؑ

سُنکے یہ بات بصد رنج و تعب
خاک اوڑھائی ہوئی آئی زینبؑ

بولی اکبرؑ یہ ستم ہی کیا
کوئی کرتا ہی جہان مین ایسا

مین نے محنت سے تجھے پالا ہی
چھوڑ کر مجکو کدھر جاتا ہی

میری پیری پہ نہین ہی جو نظر — رحم کچھ اپنی جوانی ہی پہ کر
ساتھ تم آئے تھے کیا مرنے کو — یا یہان دفن مجھے کرنے کو
عاشق زار ہی تیری زینبؑ — جانے دیگی وہ بھلا تجکو کب
تنگ کیون کرتے ہو ہمکو اکبرؑ — پہلے تم مان سے تو پوچھو جاکر
حرف رخصت کا جو سُن پائیگی — وہ تو بے موت ہی مرجائیگی
بولے اکبرؑ کہ ابھی جاتا ہون — مان کو سمجھا کے چلا آتا ہون
جب چلا خیمے کی جانب وہ گُل — پڑگیا عترتِ طہٰ مین غُل
لو غضب ہوگیا آفت آئی — لشکرِ شہ مین قیامت آئی
سارے لشکر مین بپا ہی محشر — نوگُلِ باغِ رسالت اکبرؑ
لڑنے کو رن کی طرف جاتے ہین — مان سے رخصت کے لیے آتے ہین
اُڑ گئے بانوئے مسکین کے حواس — علی اکبرؑ جو گئے اُنکے پاس
بولی مان صدقے کہان آئے ہو — اسقدر کیلیے گھبرائے ہو
چہرہ سونلایا ہی کیون خیر تو ہی — گُل یہ مرجھایا ہی کیون خیر تو ہی
کیون پسینے سے ہی چہرہ پرنم — گل پہ کیسی یہ پڑی ہی شبنم
بال کیون بکھرے ہین سونے ہو کیا — لال کیون آنکھین ہین روئے ہو کیا
ایسے غصے مین ہو کیون چین بجبین — باپ سے روٹھ کے آئے تو نہین
کھانا بھی نوش کیا ہی کہ نہین — کہین پانی بھی پیا ہی کہ نہین

یہ نظم الحاج محمد حسین شاکر صاحب مرحوم کی ہی جو حضرت ضامن علی صاحب مرحوم کے شاگرد تھے اور لکھنؤ مین رہتے تھے اور مرثیہ گوئی مین بڑا نام پیدا کیا تھا اور اب تک انکے مرثیے پڑھے جاتے ہین

یعنی جب مخبرِ پاکیزہ گہر — غیب سے لایا شہادت کی خبر
تب خبردار ہوے اسمٰعیلؑ — کہ حسینؑ اسکی کرینگے تکمیل
کرکے خلّت کی زمین کو ہموار — غائبانہ یہ کہا برخوردار
ختم اب ہوگیا قصّہ میرا — اب شہادت مین ہی حصّہ تیرا
اُس زمین کے جو حسینؑ تھے جویا — تخمِ اخلاص کا اسمین بویا
اک درخت اُس سے اُگا پھل جسکا — آزمایش کے لیے تھا کڑوا
زہر ظاہر مین تھا باطن مین شکر — بلکہ تھا قند سے بھی شیرین تر
خون سے شبّیرؑ نے اُسکو سینچا — پائی اُس نخل نے تب نشو ونما
وقتِ خنجر نہ تھا جب تک وہ گلا — شجرِ عشق نہ پھولا نہ پھلا
جب گلو ہوگیا وقتِ خنجر — تب شہادت کے لگے اسمین ثمر
اہلِ بیتِ نبوی مین اوّل — علی اکبرؑ ہی نے چکھا وہ پھل
علی اکبرؑ نے کہا بابا جان — آپ پر جان ہو میری قربان
ہی تمنائے شہادت مجکو — دیجیے رن کی اجازت مجکو
نقد جان نذر کرون مرجاون — نام ہمچشمون مین کچھ کر جاون
شہ نے فرمایا کہ ای نورالعین — مظہرِ حسنِ رسول الثقلین
کب کسی باپ نے بیٹے کو کہا — کہ مرے سامنے سر اپنا کٹا
جیتے جی باپ سے بیٹا یہ سوال — نامناسب ہی زبان سے نہ نکال

مظلوم مصنف بیچارہ محمد حسین شاکر حافظ
از اردو اسکول مصنفہ مولانا

لاش پر لاش گرائی اُسنے — خنجگ حیدر کی دکھائی اُسنے
سیکڑون بلکہ ہزارون کفّار — ایک ہی حملے مین پہونچے فی النار
گوفنِ جنگ مین یکتا تھا وہ — پردہ لاکھون سے تھے اکیلا تھا وہ
زخم پر زخم جو کھائے اُسنے — صدمے پر صدمے اُٹھائے اُسنے
منھ خدنگون کا جو برسا اُسپر — گر پڑا گھوڑے سے زخمی ہوکر
دی صدا شاہ کو مولا آؤ — میرے مالک مرے آقا آؤ
شاہ تشریف جو لائے اُسجا — دیکھ کر شاہ کے قدمون پہ گرا
بس اُسی وقت ہوا وہ مسکین — داخلِ گلشنِ فردوس برین
اُسکے لاشے کو اُٹھا لائے امام — ای خوشا بخت حُرِ نیک انجام
سر پہ تھا سرورِ دین کا سایا — حُر نے کیا رتبۂ عالی پایا
حق کی جانب سے یہ پائی توفیق — کہ ہوا سبطِ پیمبرؐ کا رفیق
کر چکا حُر بھی جو سر اپنا فدا — شاہ نے عزم وغا آپ کیا
مرگ کی شکل جو تھی پیشِ نظر — قتل ہونے کے لیے باندھی کمر
دیکھ کر قصد امامِ مظلوم — علیؑ اکبر ہوے بیحد مغموم
دل مین ٹھانا کہ چلو رخصت لو — پہلے اپنا ہی گلا کٹواؤ

حضرت علی اکبر صورتِ پیغمبر فرزند اکبر حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی تمہید

یان پہ اک نکتۂ معنی پرور — قابلِ دید ہی اے اہلِ نظر

باز آ ظلم سے اے بد کردار — خوف کر دل مین کہ قہرِ قہار
قعرِ دوزخ مین جو ڈالیگا تجھے — کون آتش سے نکالیگا تجھے
کیا چھوڑائیگا تجھے ابن زیاد — جسنے کی دولتِ ایمان برباد
بھوک سے تنگ ہی پیاسا ہی حسینؑ — سوچ تو کس کا نواسا ہی حسینؑ
ظلم سے گر تو نہ باز آئیگا — دیکھنا کیسی سزا پائیگا
اُسکا تو رپی آزار نہو — طوقِ لعنت مین گرفتار نہو
شمر بولا کہ تمھارا یہ بیان — رازِ پوشیدہ کو کرتا ہی عیان
خوش بیانی ہی تمھاری مشہور — بس اگر صلح ہی تمکو منظور
مصلحت یہ ہی کہ تم پھر جاؤ — جاکے شبیر ہی کو سمجھاؤ
کارفرماے خلافت ہی یزید — مسند آراے خلافت ہی یزید
وہ طلب کرتا ہی اُنسے بیعت — اُس سے کیون کرتے ہین آنی نفرت
حُر نے فرمایا کہ چپ رہ مردود — تو ہی اور شعلۂ آتش کا دود
تو جہنم کا بنیگا گندہ — پھول کر جسم یہ ہوگا گندہ
نہ سمجھنا کہ خلیفہ ہی یزید — سگ صفت طالبِ جیفہ ہی یزید
تیری قسمت مین عقوبت ہی شدید — کیا تجھے جاکے بچائیگا یزید
آپ وہ ہوگا گرفتارِ عذاب — تاب دوزخ سے رہیگا بیتاب
اس نصیحت نے نہ کی کچھ تاثیر — یا علیؑ کہکے جو کھینچی شمشیر

حلد مین ہوگی مری مہمانی | حوض کوثر کا پیونگا پانی
کچھ نہین ہی مرے ایمان مین خلل | عرض کرتا ہون یہ قسمیہ غزل

غزل

خاک ہون کوے محمدؐ کی قسم | پاک ہون خوے محمدؐ کی قسم
یا حسینؑ آیتِ رحمت ہی تو | مصحفِ روے محمدؐ کی قسم
تیری خوشبوسے معطر ہی دماغ | شوخیِ بوے محمدؐ کی قسم
عشق مین تیرے گرفتار ہی دل | دامِ گیسوے محمدؐ کی قسم
سر پہ رکھونگا ترے سایہ کو | قدِ دلجوے محمدؐ کی قسم
تا قیامت ہون ترا حلقہ بگوش | حلقۂ موے محمدؐ کی قسم
صفِ دشمن کو اولٹ دونگا ابھی | زورِ بازوے محمدؐ کی قسم
تیری چتون کا فدائی ہی شہید | چشم جادوے محمدؐ کی قسم
لکھتا ہی خامۂ ارباب سیر | کہ شہ دین سے اجازت لیکر
رن مین جس دم وہ بہادر آیا | فوج مین شور ہوا حر آیا
پسرِ سعد سے یون کہنے لگا | ای شقی تجکو نہین خوفِ خدا
کیا نہین جانتا تو قدرِ حسینؑ | کہ محمدؐ کا ہی وہ نور العین
تھا ترا باپ گدا اس در کا | عاشقِ زار تھا پیغمبرؐ کا
ہمکو معلوم ہی اُسکا ایمان | تو ولی سے ہوا پیدا شیطان

پسر سعد نے کی یہ تدبیر — کہ ہر اک سمت سے ہو باتش تیر
ناگہان تیر ہزارون جو چلے — یہ کسی طرح سے پھر بچ نہ سکے
رفقا مر گئے سب ملکے پچاس — زندگی سے ہوئی حضرت کو یاس
ہو کے مایوس پکارے رن مین — ہم ہین مہمان تمہارے رن مین
ہی مسلمان کوئی اِس لشکر مین — ہی کوئی اُمّتِ پیغمبر مین
ہی کوئی اس طرف آنے والا — میری حُرمت کا بچانے والا
دادرس ہی کوئی اسجا کہ نہین — میری فریاد سُنے گا کہ نہین
حرمِ پاک رسول الثقلین — آج بیکس ہین نہایت بیچین
ہی کوئی رتبے سے اُنکے آگاہ — جو بچائے اُنھین آکر للّٰہ

حضرت حُر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان

حرؓ نے جس وقت سنی یہ آواز — دی خدا نے اُسے توفیق نیاز
آکے کہنے لگا حاضر ہی غلام — لکھیے اب میرا غلامون مین نام
حق ادا کرنے کو آیا ہون مین — سر فدا کرنے کو آیا ہون مین
بولے سرور تو مرا مہمان ہی — میزبان بسیرو بسیا مان ہی
نہ تو دانہ ہی نہ پانی موجود — اک فقط دل ہی سو حسرت آلود
تیری دعوت کی کرون کیا تدبیر — حشر تک اب یہ رہیگی تشویر
بولا اِسکی نہین پروا مجکو — عشق کافی ہی نبیؐ کا مجکو

پھر دعا مانگی کہ ای ربِ کریم — دے شہادت کا اسے اجرِ عظیم
کھل گئی آنکھ تو پا کر یہ فتوح — تازہ تر ہو گئی راحت سے روح
دل تو بیدار تھا یہ خواب نتھا — عین بیداری مین گویا دیکھا
گذری شب صبحِ شہادت آئی — ہمرکاب اُسکے قیامت آئی
رُفقا شاہ کے سب بعدِ نماز — عرض کرنے لگے باعجز و نیاز
ہمکو رن جانے کی رخصت دیجے — جان نثاری کی اجازت دیجے
بولے حضرت کہ یہ کیونکر ہو گا — مین نہ مانونگا یہ کہنا اصلا
ہی جو اُنکو تو کدورت مجھسے — دشمنی مجھسے عداوت مجھسے
تیغِ کین چاہتی ہی سر میرا — میرے ہی دم کا ہی سارا جھگڑا
مجکو رن جانے دو تم لوگ رہو — میری خاطر کرو اب کچھ نہ کہو
عرض کی سب نے کہ ای شاہِ انام — آپ کو دیکھ کے جیتے ہین غلام
آپ اعدا سے لڑین دیکھین ہم — یہ نہ ہو گا سرِ اقدس کی قسم
پہلے جان باز فدا ہو جائین — عزمِ رن جانے کا تب آپ کرین
قصہ کوتاہ وہ سب اہلِ ولا — کرکے اصرار چلے بہرِ وغا
اُس طرف سے بھی بڑھی فوجِ شقی — مشتعل آتشِ پیکار ہوئی
جان نثارانِ شہِ والا نے — رستمانہ کیے وہ وہ حملے
کہ سراسیمہ ہوئی فوجِ ستم — اٹھ گیا صبر و تحمّل کا قدم

جز اطاعت نہین اسکا ہی عمل — کیون نہ خورشید دکھائے مشعل
انھین قدمون سے جو ہی عزت یاب — چاندنی کیون نہ بچھائے مہتاب
ماہ کے قمقمے کو سر در گم — دیکھکر کہتے ہین انجم قم قم
گرتے ہین چرخ برین سے تارے — فیض لیتے ہین زمین سے تارے
ہر طرف سے ہی فرشتونکا نزول — ہی ہر اک روح مین رحمت کا علول
طرفہ کہتے ہین جبریل امین — گلشن خلد ہوا سطح زمین
انبیا آئے پیمبر کے ساتھ — مثل انجم مہ انور کے ساتھ
اولیا ساتھ علی کے ہمہ تن — خستہ در دتھے مانند حسن
مصطفےٰ خیمے کے اندر آئے — رحمت حق کا تبرک لائے
دیکھ کر صورت سرور روئے — شاہ سے خوب لپٹ کر روئے
چوم لی شہ کی جبین مسعود — ہوگی جو تیر سے کل خون آلود
پیار سے چوم لیا شہ کا گلا — صبحدم خنجر کین جسپہ چلا
بولے ای لخت جگر نور العین — میرے پیارے مرے فرزند حسین
اب ترے لینے کو آیا ہون مین — یہ خبر دینے کو آیا ہون مین
تیرے مان باپ کی خاطر پہ شاق — ہی غم دوری و اندوہ فراق
وصل کا وقت قریب آپہونچا — روز دیدار حبیب آپہونچا
خود خدا تیرا ہی مشتاق وصال — آرزو جسکی تھی موسیٰ کو کمال

یعنی خاتونِ قیامت زہراؑ — شمعِ ایوانِ امامت زہراؑ
راحتِ جانِ پیمبرؐ زہراؑ — محرمِ ساقیِ کوثر زہراؑ
ننگے سر خاک بسر برہنہ پا — کرتی ہین نالہ و فریاد و بکا
اپنے دامان سے اُس دشت کی خاک — خس و خاشاک سے کرتی ہین پاک
کہتی ہین مین ہون نہایت بیچین — کل اسی خاک پہ سوئیگا حسینؑ
خواب مین سنکے یہ پُر درد صدا — زینبِ خستہ جگر نے پوچھا
بی بی تم کون ہو کیون روتی ہو — نعرہ زن کسلیے یون ہوتی ہو
مجھ سی کچھ تم بھی ہو شاید ناکام — لیتی ہو کیون مرے بھائی کا نام
بولی زہراؑ تری مادر ہون مین — فاطمہؑ بنت پیمبرؐ ہون مین
بیٹے کے غم نے ستایا مجکو — خلد مین چین نہ آیا مجکو
تھے کئی رات کے جاگے شبیرؑ — روحِ اقدس کو تھا غم شبگیر
دمبدم دیکھتے تھے سوے فلک — آخرِ شب جو گئی آنکھ جھپک
رمز معنی سے جو دل تھا دمساز — ناگہان کانون مین آئی آواز
خیمے کے پاس پکارا یہ نقیب — ہان خبردار ہو آتے ہین حبیب
مصطفےٰؐ لاتے ہین تشریف یہان — جنکے انوار سے روشن ہے جہان
مصطفےٰؐ ہوتے ہین رونق افروز — مہر و مہ جنکے ہین شیدا شب و روز
مصطفےٰؐ آتے ہین با جاہ و جلال — تا شہِ دین کا کرین استقبال

خیر اپنا تو ہی تسلیم شعار — نہ کسی بات سے ہوگا انکار
جو ہم اِس سے سوا دیکھینگے — جو دکھائیگا خدا دیکھینگے
شام کے بعد یہ فرمانے لگے — اب تو پیغامِ وصال آنے لگے
اب یہاں آج کی شب چار پہر — ہم ہیں مہمان صفتِ شمعِ سحر
آج کی شب ہی کرامات کی رات — ہی عجب لطف و مدارات کی رات
آج کی شب ہی عبادت کی شب — آج کی شب ہی شہادت کی شب
عرش آتا ہی نظر آج کی رات — ہی شب قدر مگر آج کی رات
ہی شب وصل امامِ عربیؐ — ہمکنارِ شبِ معراجِ نبیؐ
پردہ دارِ شبِ رویائے خلیلؑ — یادگارِ شرفِ اسمٰعیلؑ
جامۂ بام و درِ بیت اللہ — جسکے پرتو سے ہی تا حال سیاہ
جان وَاللَّیلِ اِذَا یَغشٰھَا — شان قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا
خیمۂ قافلۂ داغِ جگر — ہمہ تن حالۂ حالِ سحر
روکشِ رنگِ ردائے ماتم — سرمۂ چشمِ قضائے مبرم
ہمدمِ مردمکِ دیدۂ غم — سربسر تابِ دہِ زلفِ اَلَم
پہلے زہراؑ کی سواری آئی — دشت نے رونق و عزت پائی
تھا پس و پیش امامِ مظلوم — حورِ غلمانِ بہشتی کا ہجوم
اکثر ابرار نے شب کو دیکھا — اک عجب واقعۂ ہوش ربا

کانون مین آئی نجف سے آواز — کھل گیا اب تو جو مخفی تھا راز
جب سے وارد ہی تو یان نورالعین — قبر مین روح مری ہی بے چین
اب یہین قافلہ اپنا ٹھہرا — میرے فرزند کہین اور نہ جا
الغرض باپ کا سنکر یہ کلام — ٹھہرے اُس دشت مصیبت مین امام
پہونچے جس روز وہان سبط نبیؐ — پہلی تاریخ محرم کی تھی
غیب سے آئی صدا بسم اللہ — شہ نے فرمایا کہ انا للہ
فوج پر فوجِ عدو آنے لگی — موج پر موج سی لہرانے لگی
گرد تھا لشکرِ اعدا کا ہجوم — گھر گیا خیمہ شاہِ مظلوم
حلقہ زن فوج تھی مثل گرداب — بیچ مین خیمہ تھا مانند حباب
پھر یہ طوفان کا نقشہ ٹھہرا — نہر پر ظلم کا بیٹھا پہرا
ساتوین سے جو ہوا پانی بند — تشنہ کامی سے نبیؐ کے فرزند
جان بلب ہو گئے اے وائے دریغ — پانی ملتا نہ تھا جز آبِ تیغ
الغرض روز نہم وقت غروب — لشکرِ شام سیہ دل منکوب
شاہ سے طالبِ پیکار ہوا — در پئے سختی و آزار ہوا
شہ نے فرمایا کہ ہی سخت عذاب — صلح سے دیتے ہین یہ لوگ جواب
ظلم اب کوئی جو باقی نہ رہا — تو مجھے جنگ کا پیغام دیا
بھوکے پیاسون پہ ستم کرتے ہین — یہ خدا سے بھی نہین ڈرتے ہین

یان سے اب ہم تو نہ جائینگے کہین — تا دمِ حشر ٹھہرنا ہی یہین
اُترے گھوڑے سے شہِ عرش مقام — سینہ خون ہوگیا صحرا کا تمام
جب ہوا جوش شہادت افزون — موج زن ہونے لگا قلزم خون
سیل خوں تا بہ تھا ایسا ہر سُو — پتھرون سے نکل آتا تھا لہو
گر کسی شاخ سے پتا ٹوٹا — اُس سے فوّارہ لہو کا چھوٹا
خاک مین گاڑتے تھے منج جدھر — تر وہ ہوتی تھی لہو سے یکسر
روضۂ جد کی طرف کر کے سلام — عرض کرنے لگے مظلوم امام
کاہی رو اے دلِ رنجور و علیل — یہ وہی خاک ہی جسکو جبریلؑ
آپ کے دست نکو مین دے کر — لائے تھے میری شہادت کی خبر
ناگہان روضے کی جانب سے صدا — آئی کانون مین کہ ہی صبر کی جا
میرے فرزند حسین کر آرام — ہی یہی تیری شہادت کا مقام
جھک کے پھر جانب درگاہ نجفؑ — باپ سے عرض لگا کرنے خلف
آپ کا ای شہِ فرخندہ سیر — اِس بیابان مین ہوا تھا جو گذر
اشک آنکھون سے بہے جاتے تھے — ساتھیون سے یہی فرماتے تھے
کہ یہان احمد مرسل کے یتیم — ہونگے غربت زدہ اک روز مقیم
خیمہ استادہ کرینگے وہ یہان — باندھے جائینگے دو اب اُنکے ہان
جانتا ہون کہ وہی ہی یہ مقام — اِسلیے اب یہہ کہتا ہون تمام

زندگی ہی تو پھر آؤنگا مین — یاد ہین تجکو بلاؤنگا مین
دل سے کب مٹتا تھا یہ داغِ ملال — ہوگئی وہ جگر افگار نڈھال
ہاتھ سے باپ کا دامن چھوٹا — رشتۂ صبر و تحمل ٹوٹا
بڑھ گئی اور بھی بیتابی دل — خاک پر تڑپی بہ رنگِ بسمل
چھوڑکر دختر بیمار کو وان — گھر سے راہی ہوے سب پیر و جوان
غل ہوا شاہ عرب جاتے ہین — دیکھیے خیر سے کب آتے ہین
ماجرا راہ کا ہی طول و طویل — کہ ضروری نہین اُسکی تطویل
کچھ پسندیدہ نہین طول کلام — مجکو ہی رونے رولانے سے کام

تشریف لانا خامس آل عبا کا دشت کربلا مین اور بعض حالات وہان کے

کربلا مین جو سواری آئی — روئی تقدیر قضا چلائی
غم شجر کو تھا حجر کو تھا گداز — ہر جڑی بوٹی سے آتی آواز
پسرِ صاحبِ لولاک آیا — جگر فاطمۂ پاک آیا
بادشاہِ شہدا آپہونچا — صاحب کرب و بلا آپہونچا
مرحبا سرو گلستانِ رسولؐ — مرحبا شمع شبستانِ بتولؑ
مرحبا روح و روانِ حیدرؑ — مرحبا راحتِ جانِ حیدرؑ
مرحبا مالکِ گلزارِ نعیم — مرحبا شربتِ کوثر کے قسیم
دیکھکر کرب و بلا کا صحرا — شاہ نے اپنے رفیقون سے کہا

بولی آئین تو سہی با باجان — جان کر ڈالونگی اپنی قربان
مین تجھے باپ کے جینے کی نہین — دانہ کیا پانی بھی پینے کی نہین
بیقراری ہوئی دل پر طاری — اشک آنکھون سے تھے پیہم جاری
مان سے کہتی تھی کبھی رو رو کر — جان دونگی مجھے چھوڑوگی اگر
کبھی اکبر کی بلائین لیکر — صدقے ہو ہو کے دعائین دیکر
کہتی تھی مین ترے واری بیٹا — نہ مجھے چھوڑ تو گھر مین تنہا
گود مین لے کے کبھی اصغر کو — کہتی تھی خیر جو ہونی ہو سو ہو
مین زبردستی اِسے رکھ لونگی — کچھ کرین اِسکو نہ جانے دونگی
پاؤن چھپیون کے کبھی پڑتی تھی — کبھی بہنون سے کھڑی لڑتی تھی
کیا مجھے چھوڑ ہی جاؤگی یہین — تم ہی سب کچھ ہو یہین مین کوئی نہین
رو کے کبرا لگی کہنے باجی — کیون کڑھاتی ہو عبث میرا جی
غم سے ٹکڑے ہوا جاتا ہی جگر — جاتے ہین سینے پہ رکھکر پتھر
سارا گھر کرتا تھا افسوس فسوس — ہر طرف سے جو ہوئی یہ مایوس
ڈیوڑھی پر جاکے بصد رنج و محن — ہاتھ سے باپ کا تھاما دامن
دامنِ شاہ نہین چھوڑتی تھی — مُنھ سوے خانہ نہین موڑتی تھی
شہ نے سینے سے لگایا اُسکو — حال سب اپنا سُنایا اُسکو
بولے بیدل نہ ہو اے جان پدر — مجھے اسوقت دل آزردہ نکر

بے سبب ہمسے جدا ہوتا ہی | آگے کیا جانیے کیا ہوتا ہی

تشریف لانا امام علیہ السلام کا مکہ معظمہ مین اور پہونچنا کوفیون کی عرضیون کا طلب مین اور قصد روانگی کا فرمانا حضرت مسلمؑ کے ایما سے اور بیقراری فاطمہ صغراکی حضرت کے فراق مین

الغرض وہ مہِ تابانِ کمال | پہونچے مکہ مین مع اہل و عیال
عرضیان کوفے سے آئین پیہم | کہ بہت آپ کے مشتاق ہین ہم
آپ تشریف جو یان لائینگے | ہم سب ایمان کی امان پائینگے
پہلے مسلمؑ ہی کو شہ نے بھیجا | وان سے اِسطرح کا مکتوب آیا
کہ یہان کوفے کی اکثر خلقت | کر چکی شوق سے میری بیعت
متمنی ہین زیارت کے سب | آپ تشریف اِدھر لائیے اب
نامہ مسلمؑ کا اِدھر یون پہونچا | سانحہ طرفہ اُدھر پیش آیا
خوف سے ظالم بداختر کے | سب کے سب پھر گئے بیعت کرکے
وان تو مسلمؑ کا ہوا کام تمام | یان سفر پر ہوے آمادہ امامؑ
ہوگئی فاطمہ صغراؑ آگاہ | کہ نہ لیجائینگے اُسکو ہمراہ
باپ کی جان و جگر تھی صغراؑ | جسطرح اپنے پدر کی زہراؑ
اُنس رکھتی تھی بہت سرور سے | جسطرح فاطمہ پیغمبرؐ سے
جیسی زینبؑ تھی علیؑ کی شیدا | ویسی تھی باپ کی مفتون صغراؑ

اُس سے اب میری طلب کر بیعت — ایک ساعت کی نہ دینا مہلت
لیکے بیعت کا نوشتہ بھجوا — ورنہ کٹوا کے سر اُسکا بھجوا
اُسنے حضرت کو بلا کر یہ کہا (یعنی امام حسین سے) — دیکھیے حکم ہی مجھکو ایسا
شہ نے فرمایا منافق ہی یزید — زانی و فاجر و فاسق ہی یزید
ہمسے کرتا ہی جو بیعت طلبی — فی الحقیقت ہی بڑی بے ادبی
خصم گمراہ سے بکر کے تقریر — جد کی درگاہ مین آئے شبیر
تربت پاک سے اُنھین ملکر — اتنا روئے کہ ہوئی چادر تر
عرض کرنے لگے شاہا فریاد — دیجیے بیکس و مظلوم کی داد
تیرے روضے کا مجاور تھا مین — فاتحہ پڑھنے کو حاضر تھا مین
جان کر بیکس و تنہا مجکو — رہنے دیتے نہین اعدا مجکو
بیگنہ مجکو ستاتا ہی یزید — بے سبب خون کا پیاسا ہی یزید
مین وطن مین نہ رہونگا ہرگز — ظلم و دشمن نہ سہونگا ہرگز
اُسکی نظرون سے نہین گرنے کا — اپنے دعوے سے نہین پھرنے کا
اب مدینے سے نکلتا ہون مین — کیا کرون بیکس و تنہا ہون مین
سر مظلوم پہ اب سایہ فگن — نہ تو حضرتؐ نہ علیؑ ہین نہ حسنؑ
رخصت اُس روضے سے جب ہونے لگے — جتنے حضار تھے سب رونے لگے
ہاے یہ شمع شبستان رسول — ہاے یہ سرو گلستان بتول

مین بھی دنیا مین رہونگی کہ نہین — کاش ہو جاتی مین پیوند زمین
شہ نے فرمایا کہ ای جان پدر — سب یہ کر جائینگے دنیا سے سفر
جب کیٹیگا مرے بیکس کا گلو — اُس زمانے مین نہ مین ہونگا نہ تو
نہ علیؑ زندہ رہیگا نہ حسنؑ — قتل ہو جائینگے ہفتاد و دو تن
پھر یہ زہراؑ نے پدر سے پوچھا — مرضیِ حق نہین معلوم ہی کیا
بولے ای فاطمہؑ بے مرضیِ حق — کوئی پتا نہین ہلتا مطلق
رمز معنی سے ہوئی جب آگاہ — واہ کیا صبر ہی سبحان اللہ
جاکے سجدے مین یہ خالق سے کہا — توہی مالک ہی تری جو ہو رضا
لا اُبالی ہی جو تیری سرکار — مجھے خوشنودی ہی تیری درکار
مجھے بیٹی سے نہ بیٹے سے ہی کام — چاہتی ہون مین خوشی تیری مدام
دوستو خوب ذرا کرکے خیال — تول لو دونون کا یان استقلال
وان تو مانگی تھی وہ ہاجر نے دعا — بنت احمدؐ نے یہان کیا مانگا

سبب شہادت کا بیان و رخصت ہونا امام علیہ السلام کا روضہ منورہ جدّ امجد صلواۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے

اب یہان امر شہادت کا سبب — کیا لکھون جانتے ہین اُسکو سب
دشمنِ آلِ پیمبر تھا یزید — جب ہوا مملکت آرا وہ پلید
کارپردازِ مدینہ کو لکھا — کہ حسینؑ آج تلک ہی بیٹھا

عرض کرنے لگین ای بابا جان — آپ پر جان ہو میری قربان
آپ کیون روتے ہین یون زار و زار — چشم اشکون سے ہی کیون گوہر بار
کیا کچھ امت پہ عتاب آیا ہی — یا کوئی حکم عذاب آیا ہی
مصطفےٰ بولے کہ ای جان پدر — مجھے جبریلؑ نے دی ہی یہ خبر
کہ مرا لخت جگر نور العین — یعنی فرزند جگر بند حسینؑ
تشنہ لب فوج کیا جائے گا — اُسکو پانی نہ دیا جائے گا
آہ جس دشت مین ہوگا وہ ہلاک — مجکو جبریلؑ نے دی وان کی خاک
خود بخود سرخ جو ہو جائیگی — اس شہادت کی خبر لائیگی
جب سنی اُسنے یہ تقریر پدر — ہوگئی مُردے سے حالت بدتر
دل مین اندیشہ ہوا یہ پیدا — کہ مرا باپ ہی مجھپر شیدا
اس گھڑی گھر مین جو کی مین نے بکا — باپ کو رنج زیادہ ہوگا
تھام کر اپنا کلیجا ناکام — بولی ای ہادیِ دین و اسلام
حکم تقدیر سے چارہ کیا ہی — بندے ہین زور ہمارا کیا ہی
یہ تو فرمایئے حضرت اُس روز — ہونگے کس ملک مین رونق افروز
جب یہ حالت ہی خبر سُننے پر — آنکھ سے دیکھ سکینگے کیونکر
کہ فرمائینگے کس طرح سے آپ — مرہی جائیگا علیؑ اُسکا باپ
دیکھکر بھائی کا یہ رنج و محن — جی ہی دے ڈالیگا اپنا حسنؑ

تیری ہی نسل مین پیدا ہونگے — اُنسے انوار ہویدا ہونگے
دوسرا سبط رسول الثقلین — نام جس ماہ لقا کا ہی حسینؑ
جذبۂ عشق مین بھوکا پیاسا — میرے سجدے مین کٹائیگا گلا
بس پڑی یان سے شہادت کی بنا — کربلا پہونچی تمنائے منا
یان سے آغاز ہوا غم دیکھو — بعد ذبیحؑ محرّم دیکھو

خبر دینا حضرت جبریل علیہ السلام کا حضور اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین قتل حضرت امام علیہ السلام سے

ہی روایت کہ شہ دین پر و ر — یعنی محبوب خدا پیغمبرؐ
گھر مین اُم سلمہؓ کے اک روز — حسب عادت ہوے رونق افروز
اونکے حجرے مین جو لائے تشریف — مائل خواب ہوئی چشم لطیف
پھر جو آرام کیا بستر پر — خواب ظاہر مین تو تشریف تھا لائے
اُس شکر خواب مین تلخی تھی نہان — ہوگئے اور ہی اسرار عیان
کھل گئی آنکھ جو سوتے سوتے — ہچکیان لگ گئین روتے روتے
دیکھکر گریۂ محبوب خدا — ہوش گھر والون کا بر جا نہ رہا
گرچہ ہر ایک کو وان سکتا تھا — کوئی کچھ پوچھ نہین سکتا تھا
جب سنی باپ کے رونے کی خبر — رک گیا فاطمہؑ زہرا کا جگر
نہ رہا ہوش ٹھکانے نہ حواس — آئین روتی ہوئی حضرت کے پاس

۱۲ از سرالشہادتین وغیرہ ۱۲ شارح حافظ محمد امیر حسین تلمیذ حضرت مصنف مدظلہ العالی

جان نثاری مین تو مین حاضر تھا — کب مجھے عذر تھا کب قاصر تھا
ای خدا کوئی سبب ہو ایسا — کہ تری راہ مین یہ سر ہو فدا
جب کیا اُسنے پئے دفعِ ملال — بارگاہِ صمدی سے یہ سوال
تب جواب آیا کہ ای اسمٰعیل — تجھ سے راضی ہی ترا ربِّ جلیل
اب لقب تیرا ذبیح اللّٰہی — ماہ سے لے کے ہوا تا ماہی
لیکن اِس عشق کی ساری دولت — لے چکا اور ہی صاحبِ ہمت
اُسکو پہلے ہی سے ربّ الارباب — دے چکا فدیہ اُمّت کا خطاب

حضرت امام علیہ السلام کی شہادت کی تمہید

میرا محبوب جو ہی ختمِ رسل — مالکِ کون و مکان مظہرِ کل
سائلین اُسکے ہین سب دست نگر — مبتدا جیسے ہو محتاجِ خبر
اُس شہنشہ کے ہین دو نور العین — نام ہی اونکا حسنؑ اور حسینؑ
میرا ہر ایک ہی پیارا تجھ سا — خلق مین آج تلک اونکے سوا
کوئی اِس اسم سے موسوم نہین — غیب دانون کو بھی معلوم نہین
دفترِ خلد مین ہی ایک حریر — جس پہ ہی ایک سُنہری تحریر
نام سبطین رسول الثقلین — حق نے رکھا ہی حسنؑ اور حسینؑ
باپ ہی اونکا علیؑ عالی — جو ہی ہر ایک ولی کا والی
دونون زہرا کے ہین فرزند عزیز — جنکی حوران بہشتی ہین کنیز

ذبح فرزند مین تاخیر ہوئی | مجھ سے البتہ یہ تقصیر ہوئی
اب اسی بات کا ہی خوف بڑا | مجھ سے ناخوش نہ ہوا ہو مولا
بولے جبریلؑ کہ یا ابراہیمؑ | خوش ہوا تجھ سے ترا رب کریم
حق ترا آپ ہی شرماتا ہی | تیری سو لجوئی کو فرماتا ہی
آزمایش مین تو پکّا نکلا | تو مرے عشق مین سچّا نکلا
حق تجھے بھیجتا ہی بعد سلام | وفدینٰہ بذبحٍ کا پیام
یہ سمجھ لے کہ تری قربانی | ہوئی مقبول درِ سبحانی
مرحبا تو نے عجب کام کیا | عشق مین اپنا بڑا نام کیا
تجھ سے یہ کارنمایان جو ہوا | نہ ملک سے نہ بشر سے ہوگا
کسکی قدرت تھی یہ تیرا ہی تھا کام | تا دمِ حشر رہا تیرا نام
میرے گھر اب تری مہمانی ہی | میزبان رحمتِ ربانی ہی
دنبہ اک سے ہنے جو بھیجا ہی وہان | تیرے بیٹے پہ ہوا ہی قربان
گوشت اُس دُنبے کا گھر لیجانا | سب بہم ہوکے خوشی سے کھانا
گھر مین فرزند سلامت لیجا | اپنی زوجہ کی امانت لیجا
سجدۂ شکرِ خداوندِ رحیم | وہ مبدم کرنے لگے ابراہیمؑ
لیکن افسردہ ہوے اسمٰعیلؑ | رو کے کہنے لگے یا ربِّ جلیل
کیا خطا مجھ سے ہوئی کیا تقصیر | کیون نہ مقبول ہوئی نذرِ حقیر

قولہ تعالےٰ وفدیناہ بذبحٍ عظیم ۱۲ شرح حدیث محمد یم حیض قرنیہ خرجہ مصنفہ مظلم العالی ۱۲

۱۲ اور فدیہ دینا اسمٰعیلؑ کا ذبح ہونے سے

اے خلیل آپکی کوشش مین خلل
کچھ نہین حکم خدا ہی کہ نہ چل

اب سنو رحمتِ حق کا احوال
کر دیا جسنے اُنھین مالا مال

یان تو وہ کرتے تھے فریاد و بُکا
موج زن وان تھا کرم کا دریا

حق نے فرمایا کہ دیکھا جبریلؑ
کسقدر شیفتہ میرا ہی خلیلؑ

مجھپہ بیٹے کو فدا کرتا ہی
کوئی ایسا بھی بھلا کرتا ہی

یان فرشتون کے بھی پر جلتے ہین
کفِ افسوس کھڑے ملتے ہین

امتحان اُسکا کیا تھا مین نے
ورنہ بیٹا تو دیا تھا مین نے

ہاتھ سے اُسکے گنواتا کیونکر
باپ کو اُسکے کڑھاتا کیونکر

پاس اُس عاشقِ شیدا کے جا
دُنبہ اک لے کے بہشتی پہونچا

تا کرے ذبح پسر کے بدلے
اپنے اُس لختِ جگر کے بدلے

حسبِ فرمانِ خداوندِ جلیل
جلد تر دوڑ کے پہونچے جبریلؑ

جس جگہ لیٹا تھا وہ ماہ لقا
وان سے آہستہ دیا اُسکو ہٹا

دنبہ اک اُسکی جگہ رکھ جو دیا
اُس فدائی نے اوسے ذبح کیا

آنکھ تو بند تھی سمجھے یہ خلیلؑ
کہ بس اب ذبح ہوے اسمعیلؑ

پٹی آنکھون سے جو کی اُسنے جدا
اُس جگر بند کو زندہ دیکھا

دُنبہ اک اُسکی عوض مین مذبوح
دیکھکر تازہ ہوئی اُسکی روح

پھر لگا کہنے کہ ڈرتا ہون مین
دل مین اندیشہ یہ کرتا ہون مین

پٹی سے باپ کی آنکھین تھین بند — تا نظر آئے نہ روے فرزند
بستر خاک پہ لیٹا تھا پسر — سینے پر اُسکے تھا زانوے پدر
جب چھری اُسکے گلے پر پھیری — سعی ہر چند کہ کی بہتیری
چھری اُس گل کے گلے پر نہ چلی — زور ہر چند کیا پر نہ چلی
تیز کرنے مین اُچھل جاتی تھی — ہاتھ سے اُسکے نکل جاتی تھی
زور کرنے مین پلٹ جاتی تھی — حلق سے ہٹ کے اُلٹ جاتی تھی
نہ کٹا اُس مہ زیبا کا گلو — بلکہ خط بھی نہ پڑا اک سر مو
شل ہوا جاتا تھا وان دست پدر — یان خفا ہو کے یہ کہتا تھا پسر
میرے بابا یہ بُرا کرتے ہو — کیون مری مہر کا دم بھرتے ہو
متصل تھی یہی گفتار ذبیح — اتنی تاخیر نہایت ہی قبیح
ای کہ از حکم خدا آگاہے — اندریں کار رمکن کوتاہے
بولے البتہ یہ غفلت ہی بُری — کیا کرون مین نہین چلتی ہی چھری
چھری نے اُسکو جو دیکھا دلگیر — خود بخود کرنے لگی یون تقریر
کہ بہت تیز ہون مین کُند نہین — گر نہ ہو آپ کی خاطر کو یقین
آزماؤ مرا جوہر دیکھو — کسی پتھر پہ چلا کر دیکھو
ایک پتھر کے کرون ٹکڑے نو — نہین بلکہ کرون سو ٹکڑے
اسمین میری نہ تمھاری ہی خطا — کیون مرے جسکی نہ آئی ہو قضا

ہوگیا حق کی تجلی کا ظہور — چھا گیا دشت پر اک عالم نور
کھل گئین شوق کی کلیان ہر سو — بن مین آنے لگی جنت کی بو
گم ہوے عشق خدا مین دونون — محو تھے شوق لقا مین دونون
یاد جانان نے جو مدہوش کیا — جان کو دل سے فراموش کیا
ماسوے اللہ سے بیگانہ ہوے — ملتفت ہمدگر اصلا نہ ہوے
نہ پدر کو تھی پسر کی پروا — نہ پسر کو تھی پدر کی پروا
بشریت کا ذرا بس نہ چلا — بس چھری تیز تھی نازک وہ گلا
وان جو ذابح نے کہا بسم اللہ — بولا ذبوح بھی اِیّا بسم اللہ
جب کہا ربّ تقبّل منّا — تھر تھرانے لگا صحرا سے منا
چرخ تھرایا زمین کانپ اٹھی — کرسیِ عرش بریں کانپ اٹھی
لرزہ اندام ملائک مین پڑا — ہر ملک سکتے مین تکتا تھا کھڑا
ہر طرف غل تھا کہ دیکھو آکر — ذبح کرتا ہی پسر کو یہ پدر
کام کرتا ہی جو یہ طفل صغیر — نہین کر سکتا کوئی شیخ کبیر
باپ کی نیک خصالی دیکھو — بیٹے کی ہمت عالی دیکھو
بل بے انسان کلیجا تیرا — سنگ و فولاد ہی پتا تیرا
تجھے جیسا دل و گردہ یہ ملا — سہنے ایسا کہین دیکھا نہ سنا
لکھتا ہی راوی فرخندہ سیر — یہ روایت کہ دم ذبح پسر

مجھے پہونچا ہی یہ فرمان خدا — کہ تری جان کرون اُسپہ فدا
اسمین ہی تیری اجازت درکار — ذبح کرنے کا مجھے کر مختار
دیکھنا ہمت عالی کا کمال — جب کیا باپ نے اُس سے یہ سوال
سنتے ہی یا اَبَتِ افْعَلْ کا جواب — دیدیا اور کہا کر کے خطاب
ای پدر صبر تمھارا ہی ضرور — (ای باپ میرے کرتو جیسا ہی حکم خدا کا ہو)
مین تو ہرگز نہین کرنے کا قصور
صبر دیگا مجھے میرا اللہ — مستقل ٹھہرونگا انشاء اللہ
اب جو مہمان ہین ہم دم بھر کے — چلتے ہین تین وصایا کر کے
ایک تو یہ کہ دم ذبح دعا — مانگیے گا مرے حق مین کہ خدا
میری اس نذر کو فرمائے قبول — ہو مرے لاشہ پہ رحمت کا نزول
خون بہا میرا ہی آب زمزم — جس سے سیراب رہیگا عالم
دوسرے یہ کہ مری صورت پر — کیجیے گا نہ ذرا آپ نظر
تا مبادا کہین درد فرزند — آپ کے دل کو نہ پہونچائے گزند
تیسرے یہ کہ جو پہنے ہون لباس — سب یہ پہونچاؤ مری ماں کے پاس
پیش او جامۂ من خون آلود — یادگارم پس ازین خواہد بود
باپ نے بیٹے کو پاکر شاباش — اُس سے فرمایا کہ بیٹا شاباش
تو عجب صاحب ہمت ہی واہ — تیرا کیا کہنا ہی سبحان اللہ
پھر تو دانا ہوا قصہ کچھ اور — کوہ دکھلانے لگا طور کا طور

پھر خفا ہو کے اوٹھایا پتھر — مارا اُس دشمن دین کے سر پر
ہار کر وان سے جو بھاگا خناس — تو گیا ہاجرہ دلگیر کے پاس
مکر و تزویر سے یون کہنے لگا — تو خبر بیٹے کی بیٹھی ہو کیا
وہ یہ کہتا ہی کہ ہی حکم خدا — مین نہین مانتا اِسکو اصلا
کیا نہین جانتے یہ ابراہیمؑ — کہ خدا بندون پہ اپنے ہی رحیم
باپ کے ہاتھ سے ذبح فرزند — وہ تو ہرگز نہین کرنے کا پسند
سوچ کر دل مین ذرا یہ تو کہو — سنگدل باپ ہی تم کیسی ہو
بولی ہاجر کہ ارے دور بھی ہو — تو ہی کافر مرا ایمان نہ کھو
گر ہی منظور خداوند جلیل — اُسپہ صدقے ہون ہزار اسمٰعیلؑ
جب سر خصم پہ پتھر مارا — تب وہ مردود وہان بھی ہارا
وان منے مین ہین بنے تین منار — اوسی گمراہ کے ہین تین آثار
جس پہ حجاج بحکم قہار — کرتے ہین آج تلک رمی حجار

قربانی کرنا حضرت خلیلؑ کا اپنے فرزند جمیل حضرت اسمٰعیلؑ کو اور آنا بہشتی دنبہ کا عوض مین فرزند ارجمند کے

قصہ کوتاہ یہ مقبول خدا — ذبح فرزند پہ آمادہ ہوا
اپنی گودی مین بٹھایا اُسکو — پیار سے کھانا کھلایا اُسکو
چوم کر اُسکی جبین انور — بولے اے لخت جگر جان پدر

خصم دین رہزن ایمان ہی یہ — نہ سنو اسکی کہ شیطان ہی یہ
غصے مین آکے اوٹھایا پتھر — اوس بداندیش کے مارا منہ پر
بولے کچھ کہہ نہ خلافِ مقصود — دور ہو دور ہو یان سے مردود
وان سے مایوس پھرا وہ خناس — پہونچا اُس فدیۂ خالق کے پاس
راہِ تسلیم سے بہکانے لگا — اسطرح بچے کو سمجھانے لگا
کہ ترا باپ جو یان آیا ہی — ذبح کرنے کو تجھے لایا ہی
کہتا ہی اسمین ہی خوشنودیِ حق — مانتا مین نہین اسکو مطلق
اُس ستم پیشہ سے جان اپنی بچا — تو خدا کے لیے ساتھ اُسکے نجا
سُن کے گفتار عدو غماز — دی خفا ہو کے پدر کو آواز
تو خبر جلد مرے بابا جان — اجنبی ایک یہان ہی انسان
کچھ کا کچھ کہکے ڈراتا ہی مجھے — بات بیہودہ سناتا ہی مجھے
مین تو آیا ہون یہان آپکے ساتھ — وہ یہ کہتا ہی نہ جا باپ کے ساتھ
بولے بات اِسکی نہ سن تو زنہار — ہی یہ ابلیس اسے پتھر مار
جب ہوا اُسکو یہ ارشاد خلیلؑ — بولے ابلیس سے یون اسمٰعیلؑ
کہ سن ای دشمن بیدین گمراہ — مین ہوا مکر سے تیرے آگاہ
گر مرے ذبح کا ہی حکم خدا — لاکھ جان اپنی کرون اُسپہ فدا
آکے بک بک کے مرا سر نہ پھرا — جا مرے پاس سے کافر ہٹ جا

ناگہان سامنے آیا ابلیس — کرکے تقریر فریب و تلبیس

بولا فرزند کو کیون لائے ہو — اسقدر کس لیے گھبرائے ہو

بولے معبود کی مہمانی ہی — آج فرزند کی قربانی ہی

وہ لگا کہنے کڑھایا تمنے — یہ عجب قصہ سنایا تمنے

ذبح فرزند کو کیون کرتے ہو — تم خدا سے بھی نہین ڈرتے ہو

کوئی دیندار ہو یا ہو بیدین — حکمِ خونریز کسی کو بھی نہین

کب روا ہی یہ کہو تو بارے — باپ فرزند کو گردن مارے

کھلتا پھرتا ہی چشم بدور — سیرِ صحرا سے ہی کتنا مسرور

اس پسر کے حرکات و سکنات — کیا خوش آیندہ ہین ای نیک صفات

یہ پسر آپ کا ہمسر ہو گا — آخر کار پیمبر ہو گا

دیکھو معصوم ہی یہ طفلِ صغیر — ذبح کیون کرتے ہو یون بے تقصیر

بچے کو مار کے پچھتاؤ گے — کیا گلا کاٹ کے مرجاؤ گے

باپ ہو اُسکے خدا سے تو ڈرو — ذبح تم ایسے پسر کو نہ کرو

ذبح جو کرتے ہو کیا دشمن ہو — اسکے تم باپ ہو یا دشمن ہو

کیون عبث لیتے ہو سر پر یہ عذاب — مان جو پوچھیگی تو کیا دوگے جواب

بھیجو یہ بات ہماری مانو — امر معیوب ہی یہ تم جانو

جب سنا اُسنے بیانِ خناس — دل یہ بولا کہ نہ کر کچھ وسواس

مان کو مرمٹنے کے جو تکتا تھا وہ | دل مین نشتر سا کھٹکتا تھا وہ

ساتھ لیجانا حضرت خلیل علیہ السلام کا اپنے فرزند کو قربانی کرنے کے لیے اور تعداد اُنکی عمر کی اور بہکانا شیطان کا باپ بیٹے اور ماں کو

سب یہ لکھتے ہین کہ وہ ماہ لقا | ذبح کے وقت صغیر السن تھا
اسی اجمال کی تصریح رقم | کرتے ہین اہل تفاسیر بہم
یعنی جب سعی کی طاقت پائی | چلنے پھرنے کی لیاقت پائی
بعضے لکھتے ہین کہ وہ ماہ منیر | عمر مین چار برس کا تھا صغیر
بعضے لکھتے ہین دم ذبح اُسکا | ہمگی سات برس کا سن تھا
مختلف قول ہین دونون لیکن | متفق بھی ہین روایات سِن
جو خبر دیتی ہی تفسیر کبیر | ویسی بیضاوی مین بھی ہی تحریر
اور جلالین و مدارک مین بھی | ہو وہی عمر کی تعداد لکھی
یعنی جب ذبح کا پہونچا فرمان | سیزدہ سالہ تھا وہ جان جہان
جب کہا کعبہ پہ ربی لبیک | آئی آواز کہ اللہ لدیک
گرد کعبہ کے پھرایا کئی بار | تھا یہ مقصود دلی کا اظہار
یعنی انداز بلا گردانی | تھا وہان تقدمۂ قربانی
بیٹے کے ساتھ وہ حق کا شیدا | مکہ سے چلکے منیٰ تک پہونچا

چہرے پر زلف دوتا کا عالم
تھا عجب صبح و مسا کا عالم

گل نے اُس جامۂ زیبا کی پھبن
دیکھ کر چاک کیا پیراہن

سر پہ کافوری عمامہ جو سجا
ہو گئی نکہت کافور ہوا

جامۂ کعبہ کی چادر تھی سیاہ
جلوہ گر ابر سیہ مین تھا ماہ

مان نے بیٹے کو بنا کر دولھا
باپ کے ہاتھ مین ہاتھ اُسکا دیا

رو کے کہنے لگی جاؤ صاحب
خیر سے پھر اِسے لاؤ صاحب

تھام کر باپ کی اُنگلی جو چلا
مان کا دل سوز محبت سے جلا

ہاتھ اُٹھا کر سوے کعبہ اپنا
عجز و الحاح سے مانگی یہ دعا

تیرے واری گئی میرے مولا
مین نے یہ بچہ تجھی کو سونپا

تو نے اِسکے لیے اے بحر کرم
خاک کعبہ سے نکالا زمزم

ناز و نعمت کا ہی پالا میرا
ہے یہی گھر کا اوجالا میرا

مین اِسے زندہ سلامت پاؤن
تجھ سے پھر اپنی امانت پاؤن

تجھ سے مانگون نہ تو کس سے مانگون
دوسرا کون ہے جس سے مانگون

گر نہین مانتا تو میری بات
کوئی اپنا سا مجیب الدعوات

دوسرا تو ہی بتا دے مجکو
اُسکا دروازہ دکھا دے مجکو

یہ دعا ہو گئی اُسکی مقبول
عاقبت دیکھیو رحمت کا نزول

الغرض گھر سے وہ پیارا نکلا
گویا عرش کا تارا نکلا

تاکہ پوشیدہ رہے راز دو عالم کا راز — نہ کھلے عاشق و معشوق کا راز
غیر کو دخل کی واں راہ نہ ہو — بلکہ جبرئیل بھی آگاہ نہ ہو
جب کھلے غیب کے اُس پر اسرار — صبحدم خواب سے ہو کر بیدار
عرض کرنے لگے رو رو کے خلیل — کاہی خداوندا مرے ربِّ جلیل
ہادی جملہ سالک ہی تو — بندہ مملوک ہی مالک ہی تو
اپنا جلوہ جو دکھا دیتا ہی — دونون عالم کو بھلا دیتا ہی
دل فریفتہ ہوا تو جس کا — کون پھر باپ ہی بیٹا کس کا
گرچہ معیوب ہی فرزند کشی — مین نہ سمجھونگا جو تیری خوشی
گر ہی منظور فدا اے فرزند — اُسکی الفت کا نہین مین پابند
تجھپہ آسان ہی یہ امر محال — تو ہی بخشیگا مجھے استقلال
جب یہ مہمانی کا نقشہ ٹھہرا — بی بی ہاجر سے وہ یون کہنے لگا
ایک دعوت مین مجھے جانا ہی — جاؤن تنہا تو نہین زیبا ہی
تیرے بیٹے کو بھی لیجاؤنگا — شام تک آج ہی پھر آؤنگا
آبِ زمزم سے اِسے نہلاؤ — جامۂ پاک اِسے پہناؤ
مادر اُس گل کو جو نہلانے لگی — پانی سے بوے گلاب آنے لگی
شانہ کرنے لگی جب بالون مین — جان اوجھنے لگی جنجالون مین
پھر جو آنکھون مین لگایا سرمہ — دل مشتاق کو بھایا سرمہ

نہ لیا عشوہ بے پروانے | ہم تری شمع کے ہین پروانے
آگے جو حکم ترا پائینگے | ہم دل و جان سے بجا لائینگے

خواب دیکھنا حضرت ابرہیم علیہ السلام کا شب تروید مین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کے لیے

گرچہ درگاہِ خدا سے اُس دن | کچھ جواب اُسکا نہ پایا لیکن
تین شب خواب مین دیکھا پیہم | ذبح فرزند کو کرتے ہین ہم
پہلی شب سمجھے کہ ہی خواب خیال | ذبح فرزند تو ہی امر محال
ہی مگر وسوسہ شیطانی | جائز انسان کی نہین قربانی
دوسری شب وہی دیکھا پھر خواب | دل سے کہنے لگے ہو کر بیتاب
کہ نہین باقی ہی اب صبر و قرار | بالیقین کچھ ہین یہ غیبی اسرار
خواب مین تیسری شب یون دیکھا | کہ کوئی اُسکے سرہانے پہ کھڑا
اُس سے کہتا ہی کہ یا ابرہیم | حکم کرتا ہی خداوند کریم
کہ خبردار ہو تا خیر نہ کر | اپنا فرزند فدا کر ہمپر
گر تجھے عشق ہمارا ہوگا | ذبح فرزند گوارا ہوگا
یہ ذبیحہ ہی ہمارے قابل | واقف اِس رمز سے ہی تیرا دل
انبیا دیکھتے ہین خواب صحیح | خواب کو وحی خفی سمجھے صریح
لاکھ ظاہر نہ سنایا اُسکو | لاجرم خواب دکھایا اُسکو

دیکھکر نقشِ قدم کو تیرے — چومتے جائینگے بندے میرے
تیری اس خلتِ عُلیا کی صفا — تیری اس ملتِ بیضا کی جلا
ہوگی آخر مرے محبوب کے ہاتھ — اُسی محبوب ہی کے نام کے ساتھ
اُسکی سب امتِ مرحومہ مُدام — تجھپہ بھیجیگی درود اور سلام
شکر اس فضل کا واجب ہی مگر — اے خلیل اب مری مہمانی کر
عرض کرنے لگے یون ابراہیم — ای مرے خالق رحمٰن و رحیم
مین فرو تر ہون فرا تر ہی تو — مین گدا اور تو انگر ہی تو
ترا محتاج سراپا ہون مین — تری مہمانی کرون کیا ہون مین
حکم پہونچا کہ تواضع تیری — دیکھکر خوش ہوئی خاطر میری
جو ترا بس چلے مہمانی کر — میرے لائق کوئی قربانی کر
بس وہین گھر کے سبھی ٹہونون کی قطار — بکریان جتنی تھین بیحد و شمار
ذبح جب کرچکا حق کا شیدا — سارا گھر اپنا لٹا کر بیٹھا
آپ اور زوجہ و فرزند عزیز — رہ گئے بس نہ رہی کوئی چیز
عالمِ غیب سے پہونچی یہ خبر — کہ نہین نذر یہ منظورِ نظر
حکم تھا اچھی سی قربانی کا — کیا مین محتاج تھا مہمانی کا
بے نیازی کی یہ سنکر گفتار — گڑگڑانے لگا وہ عاشقِ زار
کہ مرے گھر مین یہان جو کچھ تھا — سب کیا راہ مین مولا کی فدا

بیان بنائے کعبۂ معظمہ صانہا اللہ عن شرور الزمان

اب ہے اجمال بیان کی تو ضیح — خامہ لکھتا ہے بعنوانِ فصیح
یہ حکایت ہے جگر سوز سنو — کیا روایت ہے غم اندوز سنو
قبل تعمیر بنائے کعبہ — یون ہوا حکم خدائے کعبہ
کہ اے خلیلِ صمدی ابراہیم — تجھ سے راضی ہے ترا ربِّ کریم
تجھے آتش سے بچایا ہمنے — ظلم اعدا سے چھوڑایا ہمنے
رشکِ گلبرگ ہوا ہر اخگر — ہوگیا شعلۂ آتش گل تر
تجھپر ایسی ہے عنایت کی نظر — کہ بنائیگا تو معبود کا گھر
کچھ عجب مرتبہ پائیگا تو — خانۂ کعبہ بنائیگا تو
ہم تجھے دیتے ہین یہ خدمت خاص — تیرے حصے مین تھی یہ دولت خاص
یہی حکمت تھی جو اب تک نہ بنا — اب سرِ نو سے پڑی اُسکی بنا
تو تن خاک ہے جس جا پہ بلند — ہے وہی کعبہ کی جا ہمکو پسند
ہین جہان کعبہ کے آثار عیان — اُسکا جبریل تجھے دینگا نشان
ہے یہ منظور جنابِ باری — تو ہی اس گھر کی کرے معماری
وقت تعمیر کا جب آئیگا — تیرے ہی ہاتھ سے بنوائیگا
تجھے اس خدمتِ اعلیٰ کا صلا — موجبِ شکرِ خدا سے یہ ملا
یعنی آیندہ سے تا روزِ قیام — رُکن کے پاس رہا تیرا مقام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خوشا نام خداوند جلیل
جس سے آتش ہوئی گلزار خلیل

مظہر حق ہی محمد کا نور
آفرینش کا اُسی سے ہی ظہور

امر بردًا و سلامًا کا سبب
تھا وہی نورِ شہنشاہِ عرب

انبیا عشق کا دم بھرتے ہین
جان و مال اپنے فدا کرتے ہین

جیسے معبود کے شیدا تھے خلیلؑ
ویسے ہی شیفتہ تھے اسمٰعیلؑ

دیکھو کیا کام کیا دونون نے
کیا بڑا نام کیا دونون نے

کونسے باپ نے بیٹے کو فدا
راہِ خالق مین کیا اُنکے سوا

اولیا کو سرِ جانبازی ہی
اُنکے حصے مین سرافرازی ہی

آل و اصحاب پیمبر یہ کام
کر گئے جذبہ الفت سے تمام

تھا حسینؓ ابن علیؓ کا یہ دل
کہ ہوے سہل امورِ مشکل

اُنکے نزدیک جو سب آسان تھے
ملک و جن و بشر حیران تھے

به عون صنایع عکمین مکافضل خلایق من بان

تبارک اللہ زیا گلدستہ احوال مصائب خامس آل عبا نوردیدہ زہرا جگر گوشہ

مصطفے ودستبویہ عطر اگین حلت خلیل وذکر جمیل ذبیح حضرت اسماعیل بنام

گلزار اسماعیل

بگلکاری وآرایش دست فکر ارجمند وحید مداح مصطفے ثناخوان آل عبا الملقب بشعر

شیوازبان فصیح بیان یکتا وحید ہوادی علام امام مرحوم متخلص بہ شہید

انجمن مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں بتازگی طبع جلوہ نما ہوا

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ملٹیل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انمیں بعض کتب متفرقات دینیہ اردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب متفرقات دینیہ اُردو

شبیہ احمدی - سراپائے خاتم المرسلین کا بیان مولفہ جمال الدین حسن خان -

مثنوی زائر - دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علیخان -

دوازدہ مجلس - مسمی بہ ریاض الازہار فی احوال سید الابرار مولفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی -

اسرار کربلا - حالات معرکہ کربلائے معلی مولفہ منشی ظہیر الدین بلگرامی -

قہر نبوت - نعت پیمبر میں تصنیف نواب محمد مرزا علی خان نظام -

رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان مولفہ مولوی محمد حسین علی ہاتفی شاہجہانپوری -

آثار محشر - علامات قیامت کا حال -

صبح کا ستارہ - حالات بہشت و دوزخ و قیامت مولفہ مولوی عباس علی -

قیامت نامہ - بہشت نامہ - مولفہ مولوی فیاض الحق -

آثار قیامت -

اکسیر ہدایت - ترجمہ کیمیائے سعادت مترجمہ مولوی فخر الدین -

تذاق العارفین - ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد مترجمہ مولوی بشارت علی خان -

ہدایۃ الکونین - الی شہادۃ الحسنین - مولفہ ابو الخیر مولوی محمد معین الدین مشہدی -

تحفہ درود - ملقب بنجیر الکلام - مولفہ مولوی منظور احمد -

رسالہ کسب الانبیا - مصنفہ مولوی ظہور الحق

شجرہ طغرائے - اسمائے دوازدہ امام علیہم السلام از صنعت کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی -

دہ مجلس منظوم - معرکہ شہادت کربلا علی الترتیب مشتملہ چودہ مجلس -

جنگ نامہ کربلا -

دہ مخزن - مصائب کربلا مصنفہ حکیم نصر اللہ خلف وصال

Yoolgar Khalil

به عون صنایع مکین و مکان فضل خلاق دو جهان

تبارک الله زیبا گلدسته احوال مصائب خامس آل عبا نور دیده زهرا جگر گوشه

مصطفے و دستبویه عطر آگین حلت خلیل و ذکر جمیل ذبح حضرت اسماعیل بنام

گلزار خلیل

بگلکاری دلآرایش دست فکر ارجمند و حید مداح مصطفے ثناخوان آل عبا امام اعجم

شیوا زبان فصیح بیان یکتا و حید مولوی غلام امام مرحوم متخلص به شهید

انجمن مطبع نامی مشی نولکشور تبارگی طبع جلوه نما

INDIAN INSTITUTE

Gulzār-ĕ-Khalal.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

